ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱۱

عدالت خلفائے راشدین

رضوان اللہ علیہم اجمعین

توبہ و استغفار

امریکہ اور روس میں اسلام

امریکہ میں اسلام کا تیز رفتار عروج ایک قرآنی انقلاب کی پیشگوئی کر رہا ہے اور روس میں آئندہ تیس سالوں میں مسلمانوں کی آبادی دوسرے روسیوں کو چھوڑ کر آگے نکل جائے گی۔

عقیدۂ ختم نبوت کتاب و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا ایک اہم مقالہ

دشمن صحابہ رضی اللہ عنہ لاجواب ہو کر خاموش ہو گیا

محض قادیانی اخبار کی دو ماہی بندش سے کیا فائدہ؟

مرزا تھا بڑا شیطان

دمادم مست قلندر

(نظم)

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی صاحب

کیا آنحضرتؐ کو باپ کہہ سکتے ہیں؟

لیاقت علی منڈی بہاؤالدین

سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں یہ پوری دنیا جانتی بھی ہے اور مانتی بھی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں لیکن ایک طرف قرآن میں آیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیگمات ہماری مائیں ہیں۔ اور ایک طرف قرآن میں اللہ تعالیٰ نے سختی سے منع کیا ہے کہ خبردار! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے باپ نہیں آخر کیوں۔ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیگمات ہماری ماں ہو سکتی ہیں تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے باپ کیوں نہیں ہو سکتے۔ ان کو ہم باپ کیوں نہیں کہہ سکتے۔ اس سوال کا جواب قرآن کی روشنی میں دیں اور کچھ دلائل دے کر وضاحت کریں۔

ج: قرآن کریم کی وہ آیت جس میں کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اس میں باپ ہونے کی نفی باعتبار نسب کے ہے اور جس آیت شریفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو امہات المومنین یعنی اہل ایمان کی مائیں فرمایا گیا ہے وہ عزت و احترام کے لحاظ سے ہے اور عزت و احترام کے لحاظ سے بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسلمانوں کے باپ ہیں۔ بلکہ ہزاروں باپ آپ کی عزت و حرمت پر قربان۔ چنانچہ ابوداؤد جلد 1 ص 3 کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

انما انا لکم بمنزلۃ الوالد للولد

میں تو تمہارے لئے بمنزلہ والد کے ہوں بیٹے کیلئے

اور نسائی ص 2 ج 1 کی روایت میں ہے:

انما انا لکم مثل الوالد للولد

میں تو تمہارے لئے مثل والد ہوں بیٹے کے لئے

اور حضرات ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا ماں ہونا چونکہ عزت و حرمت کے لحاظ سے ہے اس لئے حرمت نکاح میں ان کا حکم حقیقی ماں کا ہے کہ ان سے نکاح جائز نہیں لیکن دیگر احکام میں ان کا حکم ماں کا نہیں چنانچہ ان سے پردہ کرنے کا حکم فرمایا اور ان کی صاحبزادیوں سے نکاح درست تھا۔

تخلیق بنی آدم کے متعلق چند سوالات

فاروق عزیز ——— کراچی

س: کہا جاتا ہے کہ ہم سب آدم و حوا کی اولاد ہیں اس حوالے سے حسب ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں

(1) حضرت آدم و حوا کی کیا کوئی بیٹی تھی؟

ج: بیٹیاں بھی تھیں۔

س: اگر ان کی کوئی بیٹی تھی تو اس کا مطلب ہے آدم کے بیٹوں سے ہی اس کی شادی ہوئی ہوگی؟

ج: حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے ہاں ایک پیٹ سے دو اولاد ہوتی تھیں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ایک پیٹ کے دو بچے آپس میں سگے بہن بھائی کا حکم رکھتے تھے اور دوسرے پیٹ کے بچے ان کے لئے چچا زاد کا حکم رکھتے تھے یہ حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت تھی ایک پیٹ کے لڑکے لڑکی کا عقد دوسرے پیٹ کے لڑکے لڑکی سے کر دیا جاتا تھا۔

س: قصہ بنی آدم کی روایتی تشریح کے حوالے حسب ذیل قرآنی آیات کی کیا تشریح ہوگی؟

"ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا" (12:23) یاد رہے کہ مٹی کا پتلا نہیں کہا گیا ہے۔

ج: "مٹی کے خلاصے" کا مطلب ہے کہ روئے زمین کی مٹی کے مختلف انواع کا خلاصہ اور جوہر لے کر اس سے حضرت آدم علیہ السلام کا قالب بنایا گیا پھر اس میں روح ڈالی گئی۔

س: تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ سے وقار کے آرزومند نہیں ہوتے اور یقیناً اس نے تمہیں مختلف مراحل سے گذار کر پیدا کیا ہے... اور تمہیں زمین سے اگایا ہے ایک طرح کا اگانا۔ (القرآن)

یہاں "مختلف مراحل سے گذار کر پیدا کرنے" اور "زمین سے اگانے" کا کیا مطلب ہے؟

ج: یہاں عام انسانوں کی تخلیق کا ذکر ہے کہ غذا مختلف مراحل سے گذار کر مادہ منویہ بنی پھر ماں کے رحم میں کئی مراحل گذرنے کے بعد آدمی پیدا ہوتا ہے۔

سورۃ اعراف کی آیات 11 تا 25 کا مطالعہ کیجئے ابتداء میں نوع انسان کی تخلیق کا تذکرہ ہے پھر آدم کے لئے سجدہ پھر اس کے بعد ابلیس کا انکار اور چیلنج لیکن چیلنج کا مخاطب صرف آدم اور اس کی بیوی نہیں تثنیہ کا صیغہ استعمال نہیں کیا گیا بلکہ جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا اس کا مطلب ہے تعداد زیادہ تھی ایسا کیسے ہوگیا جبکہ وہاں صرف آدم و حوا ہی تھے اس کے بعد آدم و حوا کا تذکرہ ہے جن کے لئے تثنیہ کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے لیکن آخر میں جہاں ہبوط کا ذکر ہے وہاں پھر جمع کا صیغہ ہے ایسا کیوں ہے؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کے قصے سے مقصود اولاد آدم کو عبرت و نصیحت دلانا ہے اس نے اس قصہ کو اس عنوان سے شروع کیا کہ "ہم نے تم کو پیدا کیا اور تمہاری صورتیں بنائیں" یہ بات چونکہ آدم علیہ السلام کے ساتھ مخصوص نہیں تھی بلکہ ان کی اولاد میں بھی شامل تھی اس لئے اس کو خطاب جمع کے صیغہ سے ذکر کیا پھر سجدے کے حکم اور ابلیس کے انکار اور اس کے مردود ہونے کو ذکر کرکے ابلیس کا یہ انتقامی فقرہ ذکر کیا کہ "میں ان کو گمراہ کروں گا" چونکہ شیطان کا مقصود صرف آدم علیہ السلام

باقی صـ 27 پر

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل

۲۵ محرم تا یکم صفر ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۷ تا ۲۳ اگست ۱۹۹۰ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۱۱

مدیر مسئول عبدالرحمن باوا

اس شمارے میں

۱ — آپ کے مسائل اور ان کا حل — ۲
۲ — دمادم مست قلندر (نظم) — ۴
۳ — قادیانی اخبار کی ڈرامائی بندش (اداریہ) — ۵
۴ — توبہ و استغفار — ۷
۵ — اسلام امریکہ اور روس میں — ۸
۶ — عدل و انصاف — ۹
۷ — واشنگٹن سے ایک سوال نامہ — ۱۰
۸ — خدمات خلفائے راشدین — ۱۳
۹ — دشمن صحابہؓ لاجواب ہو کر خاموش ہو گیا — ۱۴
۱۰ — میں نے مرزائیت کو کیوں چھوڑا؟ — ۱۵
۱۱ — عقیدہ ختم نبوت — ۱۷
۱۲ — اورنگی ٹاؤن میں مسلمان پر قادیانی غنڈوں کا حملہ — ۲۲
۱۳ — قادیانیوں پر پی آئی اے کی مہربانیاں — ۲۲
۱۴ — گمراہ کن قادیانی رسائل — ۲۲
۱۵ — مکتوب جزائر الفلپائن — ۲۵

پبلشر پرنٹر: عبدالرحمن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۳۰/۴ نیو ٹاؤن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ — پاکستان
فون نمبر ۷۷۸۶۱۱

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۳۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

دمادم مست قلندر

شاعرِ ختمِ نبوت
الحاج سید امین گیلانی

اُٹھ حق پر ہو قربان دمادم مست قلندر
مومن کی یہی ہے شان دمادم مست قلندر

ہم شمع رسالت کے ہیں سب پروانے!
قربان ہماری جان دمادم مست قلندر

ہم ہیں تیرے متوالے کملی والے ﷺ
ہو خاتمہ بالا یمان دمادم مست قلندر

سازش سے بنا انگریز کی یہ پیغمبر
مرزا تھا بڑا شیطان دمادم مست قلندر

تجھ پر ہے رسالت ختم ہمارے آقا ﷺ
سچا ہے ترا فرمان دمادم مست قلندر

کیا شان ہے تیری عرش پہ جانے والے
جبریل ؑ تیرا دربان دمادم مست قلندر

قربان تیرے نعلین پہ دونوں عالم
کیا شئے ہے ہماری جان دمادم مست قلندر

اس مسئلہ پر ہیں ایک بلوچی، سندھی
پنجابی اور پٹھان دمادم مست قلندر

ہے ایک خدا اور ایک رسول ﷺ ہمارا
اک کعبہ اک قرآن دمادم مست قلندر

طاہر[1] تم ناحق رہے ہو غیر کی شہ پر
توڑیں گے تمہارا مان دمادم مست قلندر

ہم مست قلندر ہیں تم مت لینا!
مچ جائے گا اک طوفان دمادم مست قلندر

جاسوس ہیں بے شک طاہر[2] و سام
دونوں ہیں بے ایمان دمادم مست قلندر

لازم ہے کرو تم فرق حکومت والو!
اک کفر ہے اک ایمان دمادم مست قلندر

ہم اُس آقا ﷺ کی اُمت ہیں گیلانی!
بے مثل ہے جس کی شان دمادم مست قلندر

---

[1] نظم میں ناصر کا نام تھا گیلانی صاحب سے معذرت کے ساتھ طاہر کر دیا۔ [2] اسی طرح دوسرے میں طاہر اور سام کا نام دیدیا۔

قادیانی اخبار کی دو ماہی بندش سے کیا فائدہ ہے

ہم نے قادیانی اخبار کے بند ہونے پر تحریر کیا تھا کہ حکم نامہ میں "تا حکم ثانی" کا جو لفظ تحریر کیا گیا ہے وہ مشکوک ہے جب بھی حکومت یا ضلعی مجسٹریٹ چاہے تا حکم ثانی پر نظر ثانی کرتے ہوئے اخبار کے دوبارہ اجراء کی اجازت دے سکتا ہے۔

بعد میں جب اصل حکم نامہ سامنے آیا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ اخبار "الفضل" دو ماہ کے لیے بند کیا گیا ہے۔ دو ماہ ختم ہونے کے بعد اس میں کتنی توسیع ہوگی یہ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ تاہم ہمارا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ دو ماہ مزید اشاعت معطل کی جا سکتی ہے۔

پاکستان کے عوام اور شمع ختم نبوت کے پروانوں کا یہ مطالبہ ہرگز نہیں کہ قادیانی اخبار کی اشاعت معطل ہو بلکہ ان کا مطالبہ ہے کہ الفضل سمیت ان کے تمام اخبارات و جرائد بند کر دیے جائیں اور ان کا پریس بحق سرکار ضبط کیا جائے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے اداریہ میں لکھا تھا کہ اخبار بند ہونے کے بعد قادیانی اپنے دوسرے رسائل کے ضمیمے نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہی ہوا جو ہم نے لکھا تھا کہ انہوں نے اپنے رسائل کے ضمیمے شائع کرنا شروع کر دیے ہیں اور ان میں وہی کچھ تحریر ہوتا ہے جو ان کا اخبار شائع کرتا تھا۔

اس طرح اخبار بند کرنے کی افادیت ختم ہو گئی اور قادیانی ضمیمے شائع کر کے اخبار کی بندش کا خوب فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں نام نہاد بہشتی مقبرہ کے نام پر قادیان کی رائل فیملی نے جو تجارت شروع کی ہے ان ضمیموں میں ان سادہ لوح قادیانیوں کے نام پتے اور وصیتیں شائع ہو رہی ہیں۔

مرزا قادیانی لعنہ نہ نبی تھا، نہ مسیح تھا، نہ مہدی تھا اور نہ ہی وہ اپنے دوسرے دعاوی میں سچا تھا وہ ایک فریبی مکار دغاباز اور زندیق تھا جس نے نبوت، مسیحیت یا مہدویت وغیرہ کے نام پر چندے کا دھندا شروع کیا اور اپنی جھوٹی مسیحیت وغیرہ کا پھندہ سادہ لوح لوگوں کی گردنوں میں ڈال گیا۔

اس کے جہنم رسید ہونے کے بعد یہ دھندہ خوب شروع رہا ہے مرزا محمود ہو یا ناصر اور اب مرزا طاہر بھی سادہ لوح قادیانیوں کے چندے سے خوب عیاشیاں اور بدمعاشیاں کیں اور اب بھی کر رہے ہیں یہ بات نہ تو موجودہ حکمرانوں سے مخفی ہے اور نہ ہی سابق حکمران اس سے لاعلم تھے کہ قادیانیوں نے غیر مسلم قرار دیے جانے کے بعد بھی اپنی متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے جس کا سربراہ مرزا طاہر ہے جو برطانیہ میں مقیم ہے لیکن شعبے یہاں قائم ہیں حکومت انہیں وزارت کا نام دیتی ہے لیکن قادیانی دوسرے نام دیتے ہیں۔ ناموں کا فرق ضرور ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ ان کا الگ نظام حکومت ہے۔ اس لحاظ سے بھی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ قادیانیوں کا احتساب کرے اور انہیں وہ مراعات نہ دے جو پاکستان کے دوسرے شہریوں کو حاصل ہیں۔

حال ہی میں ایک بہت بڑا قادیانی مسٹر نسیم دل کا دورہ پڑنے سے مرا جو اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل نمائندہ تھا مرنے سے پہلے اسے اٹھائیس کروڑ ڈالر دیئے گئے اگر وہ زندہ رہتا تو یہ رقم قادیانیت کی تبلیغ و تشہیر پر خرچ ہوتی اب وہ مر گیا ہے تو وہ اس کے خاندان کے کام آئے گی بشرطیکہ وہ رقم یا اس کا کچھ حصہ اس نے اپنی جماعت کے حوالے نہ کر دیا ہو۔

اس بڑے قادیانی کے بارے میں بھی ایک عرصہ سے یہ مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ اسے وہاں سے ہٹایا جائے لیکن حکومت اسے ہٹانے کی بجائے ڈالروں سے نوازتی رہی جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حکومت کو عوام کے جذبات و احساسات کا کچھ بھی پاس نہیں ہے۔ ہم جہاں تک سمجھ پاتے ہیں حکومت کے نزدیک کسی عہدے کا اہل ہونے کا معیار اس کی قابلیت، ذہانت اور تدبر و فراست نہیں بلکہ بھٹو دوستی ہے اگر وہ بھٹو مرحوم کا مداح خواں رہا ہے تو وہ قابل ہے اگر نہیں تو وہ اگر کسی عہدے پر بھی ہے اسے نکال باہر کیا جاتا ہے یا کسی غیر اہم جگہ پر تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

ہمیں چند دن پہلے معلوم ہوا کہ پی آئی اے میں خورشید احمد انور نامی کوئی قادیانی تھا عوام کے مطالبہ پر اسے سابقہ دور میں تبدیل کر کے جدہ بھیج دیا گیا اب پھر

سننے میں آیا ہے کہ اسے دوبارہ پی آئی اے کا مینیجنگ ڈائریکٹر بنایا جا رہا ہے۔ اگر وہ قادیانی نہیں تو اسے صاف وضاحت کرنی چاہیئے اگر ہے تو اسے پی آئی اے، جیسے محکمے میں دوبارہ لگانا پاکستان کے اکثریتی عوام کی حق تلفی ہے۔

بہر حال یہ چند ضمنی باتیں تھیں جن کا ہم نے اظہار کیا ہم اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے حکومت پنجاب اور مرکزی حکومت دونوں ہی سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ۔

۱۔ قادیانی اخبار کو مستقل بند کیا جائے۔ ۲۔ ان کے تمام رسائل کے ڈیکلریشن منسوخ کئے جائیں۔ ۳۔ ان کا پریس فوری طور پر ضبط کیا جائے۔
۴۔ انہیں کلیدی عہدوں پر نہ لگایا جائے اور جو لگے ہوئے ہیں انہیں ہٹایا جائے۔

توبہ و استغفار

تحریر: مُحمّد اقبال، حیدرآباد سندھ

توبہ استغفار کے معنی: توبہ کے معنی لوٹنے پلٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں۔ استغفار کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ سے اللہ کی نافرمانی اور گناہ کا کوئی کام ہو جائے تو وہ اس پر نادم اور شرمندہ ہو اور آئندہ اس گناہ سے بچنے کا پختہ عزم و ارادہ کرلے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے کئے ہوئے گناہ کی معافی چاہے۔ توبہ استغفار آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔

بندے اور اللہ کے درمیان بگاڑ کرنے والی چیز "گناہ" ہے جب کسی بندے سے کوئی چھوٹی بڑی معصیت یا لغزش ہو جائے تو اسے اس کا رنج اور دکھ ہونا چاہئے اور فوراً اللہ سے معافی مانگنی چاہیئے۔ استغفار کیا کریں کہ اے خدا ہم سے گناہ ہو چکے تو اپنی کرم کے صدقے معاف فرما۔

ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین (البقرہ) اللہ پسند کرتے ہیں توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتے ہیں پاکیزہ رہنے والوں کو۔

توبہ استغفار بندے کو حق تعالیٰ کا مقرب بنا دیتے ہیں۔ کثرت استغفار سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ مراتب بلند ہوتے ہیں۔ توبہ کے وقت بندہ چونکہ اپنی گناہ گاری کے احساس کی وجہ سے انتہائی ندامت اور پستی کی حالت میں ہوتا ہے اور گناہ کی گندگی کی وجہ سے مالک کو منہ دکھانے کے قابل نہیں سمجھتا اور اپنے کو مجرم اور خطا وار سمجھ کر معافی اور بخشش مانگتا ہے اور آئندہ کے لئے توبہ کرتا ہے اس لئے بندگی اور تذلل اور گنہگاری و قصور واری کے احساس کی جو کیفیت استغفار و توبہ کے وقت میں ہوتی ہے وہ کسی دوسری دعا کے وقت نہیں ہوتی بلکہ نہیں ہو سکتی اس بنا پر توبہ و استغفار در اصل اعلیٰ درجہ کی عبادت اور قرب الٰہی کے مقام میں بلند ترین مقام ہے۔ دنیا میں جس قدر متقی اور بلند مراتب والے ہوتے ہیں وہ اتنے ہی زیادہ معافی کو طلب کرتے ہیں خود انبیاء علیہم السلام باوجود گناہوں سے پاک ہونے کے دربار خداوندی میں گڑگڑاتے اور استغفار کرتے ہیں چونکہ توبہ و استغفار اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اللہ کی خوشنودی کے متلاشی وہی کچھ کرتے ہیں جو اسے پسند ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "خدا کی قسم! میں دن میں ستر دفعہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ استغفار کرتا ہوں۔

حضرت اغر مزنیؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! اللہ کے حضور میں توبہ کرو میں خود دن میں سو سو دفعہ اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

پہلی حدیث میں ستر دفعہ سے زیادہ اور اس حدیث میں سو دفعہ کا الفاظ صرف کثرت بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آدمی خطا کار ہے اور خطا کاروں میں وہ بہت اچھے ہیں جو (خطا و قصور کے بعد) مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ کی طرف رجوع کریں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے گناہ سے توبہ کر لینے والا بندہ بالکل اس بندہ کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ اس بندے کو بہت پسند فرماتے ہیں جو کامل الایمان ہو اور اس سے گناہ ہو جاتا ہو اور توبہ بار بار کرتا ہو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ سے یہ دعا کرتے تھے: یا اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے کر دے کہ جب وہ اچھے کام کریں تو وہ خوش ہوتے ہوں اور جب کوئی برائی کر بیٹھیں تو توبہ و استغفار کریں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بہت خوش قسمت ہے جو (قیامت کے روز) اپنے صحیفے (نامہ اعمال) میں بہت زیادہ استغفار پائے۔

کراماً کاتبین جب کسی دن اللہ کے سامنے (کسی بندے کے) نامہ اعمال پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس نامہ اعمال کے اول و آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندے کے وہ تمام قصور اور گناہ معاف کر دیئے جو دو طرفہ استغفار کے درمیان لکھے ہوئے ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باری تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف ان کی توبہ قبول فرمانے کے لئے ہر وقت ہی توجہ فرما ہیں۔ اس بات کو آ قائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات سے تعبیر فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنا دست رات کو بھی کرے رکھتے ہیں تاکہ جس نے دن میں گناہ کئے ہیں وہ رات کو معاف کرا لے اور دن کو بھی اپنا دست رحمت کھولے رکھتے ہیں تاکہ وہ شخص جس نے رات میں گناہ کئے وہ دن کو معاف کرا لے۔ آگے فرمایا یہ سلسلہ جاری رہے گا یعنی دست رحمت کھلا رہے گا یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔

شیطان نے اپنے پروردگار عز و جل سے کہا: قسم ہے تیری عزت و جلال کی میں ہمیشہ بنی آدم کو جب تک ان میں جان باقی رہے گی برابر بہکاتا رہونگا۔ تو پروردگار نے اس سے فرمایا: مجھے بھی اپنی عزت و جلال کی قسم ہے میں بھی انہیں برابر بخشتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے۔ پھر اگر اس نے اس گناہ سے توبہ کی اللہ تعالیٰ کے حضور میں معافی اور بخشش کی التجا و استدعا کی تو وہ سیاہ نقطہ زائل ہو کر دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس نے (گناہ کے بعد توبہ استغفار کی بجائے) مزید گناہ کیے تو دل کی وہ سیاہی اور بڑھ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دل پر چھا جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہی وہ زنگ اور سیاہی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے۔ "کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون" کہ ان لوگوں کی بدکرداریوں کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ اور سیاہی آ گئی ہے۔

اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ اگر کسی نے گناہ کرنے کے بعد توبہ نہ کی اور برابر گناہ کرتا رہا تو رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ اس کا سارا دل سیاہ ہو جائے گا وہ قبول حق کی جملہ صلاحیتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ مسلسل چھوٹے گناہ کرنے سے اس کے اندر گناہ کرنے کی قوت بڑھ جائے گی اور پھر بڑے سے بڑے گناہ کے کرنے سے بھی اجتناب نہیں کرے گا۔

آج کل یہ مرض عام ہے کوشش کی جاتی ہے کہ گناہ کے کام کو کسی طرح جائز بنایا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ سود اتنا حرام اور اتنا حلال ہے شراب فلاں حد تک حلال اور فلاں حد تک حرام ہے گویا حرام کو کسی نہ کسی طرح حلال قرار دینے کی ناروا کوشش کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے جب وہ گناہ کو گناہ ہی نہ سمجھے گا تو کبھی بھی اس پر پشیمان نہیں ہوگا اور توبہ استغفار بھی نہیں کرے گا۔

اے مسلماں تو تو مسجود ملائک تھا کبھی
پھر یہ شیطاں کی غلامی کیوں تقدیر تیری

جس قوم کے افراد گندی فلمیں دیکھیں مخلوط تعلیم حاصل کریں اور ہر گناہ کی زندگی بسر کرنے پر فخر کریں جس قوم میں ماں بیٹی باپ بیٹے کا مقدس رشتہ ختم ہو جائے جا بجا ننگی تصویروں کے مظاہرے اور معانقے ہوں جس قوم کے جوان عیاش ہو جائیں۔ جس قوم کا ضمیر مردہ ہو جائے غیرت و حمیت کی چنگاریاں بجھ جائیں جو قوم خدا رسولؐ اور بزرگوں کا مذاق اڑائے قرآن کی توہین کرے۔ فیشن پرستی میں اسلامی تہذیب کو چھوڑ دے۔ جس قوم کے افراد بے حیائی فحاشی اور زنا کو ثقافت سمجھیں اور گناہ کو گناہ نہ سمجھیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزاوار کیوں نہ ہوں؟ بدکار قوم برے اعمال میں گرفتار ہو جاتی ہے جس قوم کے طالب علم راہ چلتی طالبات پر فقرے کسیں گانے گائیں جس قوم کی عورتیں ایسا لباس پہنیں کہ جس سے خواہ مخواہ لوگوں کی نظریں اٹھ جائیں۔ جسے دیکھ کر تہذیب بھی اپنا منہ لے کر رہ جائے۔ جس قوم کی عورتیں اپنے اجسام کے نشیب و فراز کو اجاگر کرنے میں شرم محسوس نہ کریں جس قوم کی عورتیں اپنے چہروں کو غیر مردوں سے نہ چھپائیں اور ننگے منہ بازار نکلنے میں شرم محسوس نہ کریں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزاوار کیوں نہ ہوں؟ سنگین حالات سے عبرت حاصل کرو۔

تاجر دودھ میں پانی ملاتا ہے۔ پسی ہوئی مرچوں میں اینٹیں ڈالنے سے گریز نہیں کرتا چائے میں چنوں کا چھلکا ڈالنے سے باز نہیں رہتا۔

اس وقت کوئی روحانی قدر نہیں رکھتا یہ صرف مال جاہ اقتدار اور عیش کا بھوکا ہے۔ یہاں جس کا جو جی چاہے کرتا ہے۔ یہاں قتل و غارت جھوٹ بد دیانتی خیانت سب کے لئے دلیلیں موجود ہیں ہر بات میں فریب ہر بات میں ریا۔

خداوند تعالیٰ کے احکام سے نافرمانی حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی اور اسلامی تعلیمات سے بیگانگی اور بے پروائی کے باعث سخت قسم کے عذاب الٰہی میں مبتلا ہیں۔ ہمارا خدا ہم سے روٹھ گیا ہے عذاب سے نجات پانے کے لئے ضروری ہے کہ پوری قوم اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ معافی مانگے۔ اور خداوند قدوس کے حضور نہایت عاجزی اور انکساری کیساتھ رو رو کر دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس خطہ زمین پر رحم فرمائے۔ پاکستان کے عوام خاص طور پر صوبہ سندھ کے عوام خلوص نیت کے ساتھ توبہ استغفار کریں گے تو انشاء اللہ یہ ملک عذاب کی خطرناک گرفت سے ضرور نجات پائے گا اور مصیبتوں سیاسی افراتفری خانہ جنگی قتل و غارت اغوا، گیتی اخلاقی بے راہ روی بے حیائی عریانی فحاشی اور رشوت، مہنگائی وغیرہ۔ انواع و اقسام کے عذاب

باقی صفحہ [illegible] پر

پاکستان پاگل خانہ ہے ـــــ مرزا طاہر کا بیان

دیکھئے!

1 ـــــ پاگل کون تھا اور کون جیت ہے

2 ـــــ پاگل خانہ کہاں ہے

(آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

اسلام امریکہ اور روس میں

* امریکہ میں اسلام کا تیز رفتار عروج، ایک قرآنی انقلاب کی پیش گوئی کر رہا ہے۔
* آئندہ تیس ۳۰ سالوں میں روس میں مسلم آبادی دوسرے گروپوں سے آگے نکل جائے گی۔

تحریر: ریاض الدین احمد

اس وقت جلیم ٹائمز کا ایک شمارہ مورخہ ۳ مارچ میرے سامنے ہے جس کا ایک میری نظروں کو ایک شہ سرخی نے کھینچ لیا اس کے الفاظ ہیں "امریکہ میں سب سے زیادہ تیز رفتاری سے پھیلنے والا مذہب اسلام ہے" اس صفحے پر ایک گروپ فوٹو تین آدمیوں کا نظر آرہا ہے یہ تینوں امریکی ہیں اور امریکی لباس میں ہیں۔ مگر سب کے چہروں پر داڑھی صفوں کا نور ہے۔ لبوں پر مسکراہٹ اور عزم الامور سے ان کی آنکھیں چمک رہی ہیں۔

یہ تینوں شمالی امریکہ کی اسلامک سوسائٹی کے روح رواں ہیں۔ اس تصویر میں دائیں سے پہلے شخص داؤد زونک (DOWOOD ZWINK) ہیں۔ یہ امریکی نژاد ان دس لاکھ امریکیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ اسلامک سوسائٹی کے نائب صدر بھی ہیں۔ دوسرے نمبر پر احسان بگبی (IHSAN BAGBY) یہ ایسوسی ایشن کے قائم مقام جنرل سیکرٹری ہیں اور تعلیمات اسلامی مرکز کے ڈائریکٹر بھی۔ تیسرے احمد الخطاب وفد کے قائد ہونے کے علاوہ عوامی اور بین الاقوامی روابط کے ڈائریکٹر ہیں۔

یہ لوگ متحدہ امارات عربیہ کے ۱۲ روزہ دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ امریکی مسلمانوں کا یہ ادارہ جس کی وہ نمائندگی کر رہے ہیں ۱۹۶۳ء میں قائم ہوا۔ اس وقت کینیڈا اور امریکہ میں ملا کر مسلمانوں کی آبادی صرف ۵ لاکھ تھی۔ اور مسجدیں صرف ۲۵ عدد۔ مگر اس وقت یہاں مسجدوں کی تعداد ایک ہزار ہے ۹۵ اسلامیہ اسکول چل رہے ہیں اور ایسوسی ایشن کی ۴۰۰ شاخیں جا بجا پھیلی ہوئی ہیں۔ باقاعدہ اراکین کی تعداد پچاس ہزار ہے لیکن ۲۰ سال کے مختصر عرصہ میں صرف شمالی امریکہ کی مسلم آبادی ۳۰ لاکھ کے عدد کو چھو رہی ہے اس میں ۱۰ لاکھ وہ امریکی نژاد ہیں جنہوں نے قبول اسلام کی سعادت حاصل کر لی ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۰۰۰ء میں اسلام امریکہ کا سب سے بڑا دوسرا مذہب بن جائیگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ۲۰ سال کی قلیل مدت میں امریکہ میں اسلام نے انقلاب انگیز جست لگائی۔

وقت کی پکار سے متاثر ہو کر شمالی امریکہ کی اسلامی سوسائٹی کا یہ وفد تیس لاکھ ڈالر کا ایک توسیع اسلام منصوبہ لے کر عالم اسلام کا چکر لگا رہا ہے۔ یہ منصوبہ مغربی دنیا میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا آئینہ دار ہے۔ اس کی روشنی میں ٹھوس اقدام ان کے پیش نظر ہے، وہ ایک ایسی اسلامی یونیورسٹی وجود میں لانا چاہتے ہیں جس سے فارغ ہونے والے نوجوان ترقی یافتہ دنیا میں قائدانہ کردار ادا کرنے کے اہل ہوں۔

مسٹر بگبی نے کہا "ہم شمالی امریکہ میں دوسرے مذاہب کے شانہ بشانہ ایک باوقار مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ملت اسلامی کے مؤثر وجود کا سکہ جما سکیں" مسٹر داؤد نے اضافہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مغرب میں جو روحانی خلا پیدا ہو گیا ہے اسکو پُر کرنا اسلام کی ذمہ داری ہے اس لئے اسلام کو مسجدوں کے گوشۂ عافیت سے باہر آکر امریکی سوسائٹی کو اخلاقی بحران سے نجات دلانے کے لئے مؤثر کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے"

امریکہ کے اخلاقی بحران میں سب سے زیادہ اہم مقام منشیات کو حاصل ہے اس کی روک تھام کرنے کے لئے امریکہ دنیا کا سب سے بڑا کثیر الخرچ منصوبہ چلا رہا ہے۔ مگر کامیابی تک پہنچنے کی راہ بہت دشوار گزار ہے۔ پھر بھی اسلامی جماعتیں ایک مؤثر کردار ادا کرنے میں مصروف ہو گئی ہیں اس کا اعتراف خود صدر بش نے ان الفاظ میں کیا ہے:

"انسداد منشیات میں ہمارے مسلم بھائی صف اول کا کردار ادا کر رہے ہیں۔"

دوسرا محاذ لاقانونیت، تشدد اور غنڈہ گردی کا ہے۔ ایک حالیہ جائزے کے مطابق امریکہ کے سب سے بڑے شہر نیویارک نے چوریوں اور ڈکیتیوں کے مقابلہ میں عالمی چیمپئن شپ جیت لی ہے۔

تیسرا محاذ عفت و عصمت کا ہے کہ اس کے بنیادی تصور سے مغربی دنیا نا آشنا ہوتی چلی جا رہی ہے۔ لندن ہائی کورٹ کے ایک حالیہ جج نے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ یورپ میں قبل شادی جنسی اختلاط کوئی معیوب فعل نہیں ہے مگر ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کا معاشرہ اسے ناقابل تلافی جرم سمجھتا ہے اور یہ بات متاثرہ خاندان کے لئے حد درجہ شرمناک سمجھی جاتی ہے۔

اس لئے لندن کی ایک مسلم دوشیزہ پر جب اس قسم کی تہمت طرازی اس کے ہونے والے شوہر کی طرف سے کی گئی تو عدالت نے سخت ترین رویہ اختیار کیا اور مجرم پر ہرجانے کی رقم عائد کی جو تھا محاذ سائنسی علوم کا ہے جس نے اخلاقی اقدار سے پیچھا چھڑا کر دنیا کو ایک فتنۂ عظیم میں مبتلا کر دیا ہے۔ بڑھتی ہوئی تکنیکی صلاحیتیں تعمیر سے زیادہ تخریب کاری کی طرف راغب ہو گئی ہیں۔ ان کا نشانہ وہ لاکھوں معصوم جانیں ہیں جن کا اتلاف ایک عالمی کردار بن گیا ہے ان میں صحیح توازن پیدا کرنے کے لئے آج حکمت قرآنی کی جتنی ضرورت ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ اور نجات کا واحد راستہ اللہ کی کتاب ہے۔ امریکہ میں اسلام کا تیز رفتار عروج ایک قرآنی انقلاب کی پیش گوئی کر رہا ہے۔

مگر آئیے اب روس چلتے ہیں جہاں نجات دہندگی کی آخری امید اشتراکیت کا ستارہ غروب ہو رہا ہے اور اسلام جو اسی سال ظلم و تشدد کی چکی میں پستا رہا اب پھر اقصائے عالم پر چھانے لگا ہے امیر طاہری کی حالیہ تصنیف "سرخ آسمان پر رویت ہلال" جب منظر عام پر آئی تو کسی کو یہ وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ روسی اشتراکیت کا شیرازہ

اتنی جلدی بکھرنے والا ہے۔ اس وقت "ترکستان" نامی بکھرا ہوا کا مقالہ نگار جس نے اپنا نام پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کی تھی صرف اتنا کہنے کی جسارت کر سکا تھا کہ مسلمان اپنے مسائل کا حل چاہتے ہیں، انقلاب نہیں چاہتے۔ اسی سال سے وہ پھیلا ہوا رہے تھے۔ ان کی ۲۲ ہزار مسجدوں میں تالا لگ چکا تھا، ان کے تعلیمی ادارے سب بند پڑے تھے، سیاسی اور معاشی ترقی کے راستے ان پر مسدود تھے، حکومت نے ان کی ساری جائیداد بے دخل کر دی گئی تھی۔ روسی ترکستان میں واقع ارال سمندر جو دنیا کا چوتھا سب سے بڑا پانی کا تالاب ہے اور ان کی زراعتی زندگی کے لئے خط حیات کی مثل تھا۔ اس کا پورا پانی کھینچ کر منتقل کر دیا گیا تھا اور ایک شاداب ترین علاقہ ویرانہ ہو کر رہ گیا تھا۔ مسلم ریاستوں کے بھرپور معدنی ذخیروں پر حکومت نے قبضہ کر کے وہاں کے مسلمانوں کو غربت اور افلاس کی حالت میں تبدیل کر دیا۔

یہ سب کچھ ہوتا رہا اور دنیا خاموش ہوتی رہی کہ اسلام کی ایک بڑی آبادی کچل دی گئی مگر رسالہ کیمپاس —— (CAMPAS) کا مقالہ نگار جان لاؤسن —— (JOHN LOWTON) تصدیق کرتا ہے کہ باہمی جبر و تشدد روس کی ۱۵ ریاستوں میں کم سے کم چھ جمہوریاؤں میں مسلم آبادی باوجود اتنی سالہ گمنامی کے عملاً اور عقیدتاً بیدار رہی اور انہوں نے اپنی بنیادی سطح کو مضبوطی سے تھامے رکھا ان کے سیکڑوں دینی مدارس اندر ہی اندر کام کرتے رہے اور خانہ کے ہزاروں مراکز گھروں کی چاردیواری میں محبوس ہو گئے لندن کا رسالہ ٹائمس (THE TIMES) رقمطراز ہے کہ "نئی نسل کے روسی نوجوان خصوصاً طلباء اور جدید مفکرین اب اسلام کے زبردست حامیوں میں ابھر رہے ہیں۔ اور بہت سے مسلمان جو کمیونسٹ ہو چکے تھے اپنے آبائی اقدار اور کلچر کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔"

سوویت روس کی ۲۸۰ ملین آبادی میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد ۵۵ ملین ہے جو کہ پورے ملک کی آبادی کا پانچواں حصہ ہے اور اعتقاداً دوسری سب سے بڑی آبادی ہے۔ لیکن بقول "لاؤٹن" چونکہ روس کی مسلم آبادی دوسروں کے مقابلے میں چار گنا زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہے اس لئے یہ گمان غالب ہے کہ آئندہ بیس سالوں میں مسلمانوں کی آبادی دوسرے روسیوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکل جائے گی۔

اب جب کہ بیسویں صدی اپنے اختتام پر ہے سوویت یونین کی چھ مسلم جمہوریائیں اپنا سیاسی اقتدار واپس لینے کے لئے مثبت قدم اٹھا رہی ہیں۔ سوویت ترکستان سے آنے والے سیاح برابر یہ اشارہ دے رہے ہیں کہ روسی مسلم جمہوریاؤں میں کمیونسٹ تن تنہا رہ گئے ہیں اور ایک متبادل مسلم لیڈر شپ ظہور میں آتی جا رہی ہے۔

نیویارک ٹائمس اس حقیقت سے گریز نہیں کرتا کہ اسلام کی اعتقادی طاقت پورے سوویت روس پر حاوی ہے اور ایک انقلابی اصلاحی تحریک کی پشت پر ہے روسی مسلمانوں نے اس طاقت کو برقرار رکھنے میں جو کردار ادا کیا ہے وہ قابل تحسین ہے اس میں ان روسی مسلمانوں کا بھی بڑا حصہ ہے جو ۲۰ لاکھ کی تعداد میں افغانستان سے اور دس لاکھ کی تعداد میں ازبکستان سے ہجرت کر کے افغانستان چلے گئے تھے۔ نیز ان چار لاکھ روسی ترکستان کے باشندوں کا جو ایران چلے گئے تھے۔ ترکستان اور کرغیزیا کی سرحدوں پر بسنے والے چینی مسلمانوں کا بھی جنہوں نے اخوت کے رشتے کو کبھی ختم نہیں ہونے دیا۔

یہ عروج ہے کہ گورباچوف سے پہلے روسی مسلمانوں کی زندگی تاریکی کے پردے میں گم تھی اس حقیقت کو منظر عام پر لانے کے لئے دنیا گورباچوف کی منت کش رہے گی۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

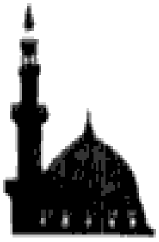

عدل وانصاف

مصر و دمشق کے غیر مسلم عالموں کا ایک گروہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق اعظمؓ سے ملنے آیا۔ ایک نشست میں اسلامی تہذیب پر بحث کے دوران انہوں نے سوال کیا کہ کس ایک نکتے کو اسلامی تہذیب کی بنیاد کہا جا سکتا ہے؟ باب العلم حضرت علی المرتضیٰؓ بھی شریک محفل تھے۔ حضرت عمر فاروق اعظمؓ نے بلا تامل فرمایا! "عدل وانصاف"

حضرت علی المرتضیٰؓ نے اس کی تائید اور وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ عدل وانصاف صرف مقدمات اور عدالتوں تک محدود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار عدل اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی اور یہ عدل زندگی کے ہر شعبے ہر پہلو، ہر محاذ اور ہر میدان پر نافذ العمل ہے۔

جو معاشرہ عدل کو نہیں اپناتا وہ استحکام، امن اور سکون سے محروم رہتا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ معاشرہ افراد کا ہے۔ عدل وانصاف کے نتیجے میں افراد اپنی قابلیت اور محنت کا صلہ پاتے اور معاشرے کو اپنی صلاحیتوں کی بدولت ترقی و خوشحالی سے ہمکنار کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف دوسرے افراد و معاشرہ خوش اور پُرسکون رہتے ہیں، بلکہ پورا ملک اور ساری دنیا اس سے استفادہ کر سکتی ہے۔ اس کے برعکس سفارش، ملاپ، رابطوں، جھوٹی تشہیر یا پروپیگنڈے کے نتیجے میں دوسروں کو پھلانگ کر ناقابل ترقی پانے والے اپنے اردگرد یا زیر اثر لوگوں کی نظروں میں عزت و تکریم کے لائق نہیں ٹھہرتے۔ ان کا ضمیر انہیں بے چین کر کے نفسیاتی مریض بنا دیتا ہے۔ وہ اپنی ناجائز ترقی کا جواز ثابت کرنے کے لیے غیر ضروری، نامناسب مضحکہ خیز حرکتیں کرتے ہیں۔ قانون فطرت کے مطابق ایک نہ ایک دن انہیں ایکسپوز ہونا ہوتا ہے۔ تو بھانڈا پھوٹ کھل جاتا ہے۔ اور عدل وانصاف کی ضرورت واہمیت واضح اور اجاگر ہو جاتی ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظمؓ اور حضرت علیؓ شیر خدا نے سوچ سمجھ کر عدل کو اسلامی تہذیب کی جان یا بنیادی پتھر قرار دیا ہے۔ بے شک زندگی کے ہر شعبے میں عدل کی فرمانروائی ایسے متوازن نظام زندگی کو جنم دیتی ہے جس میں ہر سو امن و سکون، عزت و تکریم اور ترقی و خوشحالی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

واشنگٹن سے ایک سوال نامہ

حضرت مولانا تقی عثمانی

ترجمہ: محمد عبداللہ میمن

اسلامک سنٹر واشنگٹن کی طرف سے ۲۰ سوالات پر مشتمل ایک تفصیلی سوال نامہ اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ کو موصول ہوا تھا جو ایسے مسائل پر مشتمل تھا جن کے بارے میں یورپ اور امریکہ میں رہائش پذیر مسلمان تسلی بخش جواب کے طالب رہتے ہیں۔ اکیڈمی نے وہ سوالنامہ تحقیقی جواب کے لئے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی خدمت میں ارسال کر دیا۔ مولانا موصوف نے ان کا تفصیلی اور تحقیقی جواب عربی میں تحریر فرمایا جس کا اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔ (مضمون کی یہ دوسری قسط ہے)

سوال نمبر ۳

مسلمان عورت کا غیر مسلم مرد سے نکاح

کسی مسلمان عورت کا کسی غیر مسلم مرد سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

اگر اس عورت کو یہ امید ہو کہ اس شادی کے نتیجے میں وہ مرد مسلمان ہو جائے گا تو کیا اس شخص کے مسلمان ہو جانے کی امید اور لالچ میں اس سے نکاح کرنا درست ہے؟ جبکہ دوسری طرف اس مسلمان عورت کو مسلمانوں میں کوئی برابری کا رشتہ نہ مل رہا ہو اور معاشی تنگی کی وجہ سے خود عورت کے دین سے منحرف ہونے کا امکان بھی ہو تو کیا ایسی صورت میں نکاح کے جواز میں کچھ گنجائش نکل سکتی ہے؟

سوال نمبر ۴

اگر کوئی عورت مسلمان ہو جائے اور اس کا شوہر کافر ہو تو کیا اس عورت کو اپنے شوہر سے علاقہ زوجیت برقرار رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ اس عورت کو یہ امید ہے کہ علاقہ زوجیت باقی رکھنے کی صورت میں وہ اپنے شوہر کو اسلام کی دعوت دیکر مسلمان کر لیگی جب کہ دوسری طرف اس عورت کی اپنے شوہر سے اولاد بھی ہے اور علاقہ زوجیت ختم کرنے کی صورت میں ان کے ضائع ہو جانے اور دین سے منحرف ہو جانے کا قوی احتمال موجود ہے کیا ان حالات میں اس عورت کے لئے اپنے شوہر سے رشتہ زوجیت برقرار رکھنے کی کچھ گنجائش ہے؟

اور اگر اس عورت کو اپنے شوہر کے اسلام لانے کی امید تو نہیں ہے۔ لیکن اس کا شوہر اس کے ساتھ اچھے اخلاق اور بہترین معاشرت کے ساتھ حق زوجیت ادا کر رہا ہے اور اس عورت کو یہ بھی خوف ہے کہ اگر اس نے اپنے شوہر سے جدائی اختیار کر لی تو کوئی مسلمان مرد اس سے شادی کرنے پر تیار نہیں ہو گا تو کیا اس صورت میں مسئلہ کے جواز و عدم جواز پر کوئی فرق واقع ہو گا؟

الجواب ۳ اور ۴

کسی مسلمان عورت کے لئے کسی غیر مسلم مرد سے نکاح کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں قرآن کریم کا واضح ارشاد موجود ہے:

ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم ۝

اور مشرکین سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور البتہ مسلمان غلام بہتر ہے مشرک سے، اگرچہ وہ تم کو بھلا لگے۔ (البقرہ: ۲۲۱)

لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن ۝

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

"نہ تو یہ ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کے لئے حلال ہیں۔" (الممتحنہ: ۱۰)

اور کسی کافر کے مسلمان ہو جانے کی موہوم امید اور لالچ کی بنا پر مسلمان عورت کے لئے اس سے نکاح کرنے کی وجہ جواز نہیں بن سکتی ہے اور نہ ہی اس قسم کی خیالی امید اور لالچ کسی حرام کام کو حلال کر سکتی ہے۔

اسی طرح اگر کوئی عورت مسلمان ہو جائے تو جمہور فقہاء کے نزدیک اس کے صرف اسلام لانے سے کلی نکاح ختم ہو جائے گا۔ البتہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف اسلام لانے سے نکاح نہیں ٹوٹے گا۔ بلکہ عورت کے اسلام لانے کے بعد مرد کو اسلام کی دعوت دی جائے گی۔ اگر وہ بھی اسلام قبول کر لے تب تو نکاح باقی رہے گا اور اگر اسلام لانے سے انکار کر دے تو نکاح ٹوٹ جائے گا۔

اگر شوہر بعد میں مسلمان ہو جائے تو دیکھا جائے گا کہ اس عورت کی عدت گذر چکی ہے یا نہیں؟ اگر وہ عورت ابھی عدت میں ہے تو شوہر کے اسلام لانے سے پہلا نکاح دوبارہ لوٹ آئے گا اور اگر اس کی عدت گذر چکی تھی تو اس صورت میں دونوں کے درمیان نکاح جدید کرنا ضروری ہو گا۔ نکاح کے بعد وہ دونوں بحیثیت میاں بیوی کے رہ سکتے ہیں۔ اس مسئلہ میں تمام فقہاء متفق ہیں۔ لہذا شوہر کے اسلام لانے کی موہوم امید اور لالچ کی بنیاد پر شریعت کا متعلق حکم نہیں بدلا جا سکتا۔

سوال نمبر ۵

مسلمان میت کو غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا

امریکہ اور یورپ کے تمام ممالک میں مسلمانوں کے لئے کوئی ایسا مخصوص قبرستان نہیں ہے جس میں وہ اپنے مردوں کو دفن کر سکیں اور جو عام قبرستان ہوتے ہیں ان میں عیسائی اور یہودی وغیرہ سب اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ان قبرستان سے باہر کسی دوسری جگہ دفن کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ ان حالات میں مسلمان اپنے مردوں کو غیر مسلموں کے ساتھ ان کے قبرستان میں دفن کر سکتے ہیں۔

الجواب ۵

عام حالات میں تو مسلمان میت کو غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ البتہ ان مخصوص حالات میں جو سوال میں مذکور ہیں کہ مسلمانوں کے لئے نہ تو مخصوص قبرستان ہے اور نہ ہی قبرستان سے باہر کسی اور جگہ دفن کرنے کی اجازت ہے۔ ان حالات میں ضرورت کے پیش نظر مسلمان میت کو غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔

سوال نمبر ۶

مسجد کو بیچنے کا حکم

اگر امریکہ اور یورپ کے کسی علاقے کے مسلمان اپنے علاقے کو چھوڑ کر کسی دوسرے علاقے میں منتقل ہو جائیں اور پہلے علاقے میں جو مسجد ہو اس کے ویران ہو جانے یا اس پر غیر مسلموں کا قبضہ ہو جانے کا خطرہ ہو تو کیا اس صورت میں اس مسجد کو ...

اس لئے کہ عام طور پر مسلمان مسجد کے لیئے کوئی مکان خرید کر اس کو مسجد بنا لیتے ہیں اور پھر حالات کے پیش نظر اکثر مسلمان جب اس علاقے کو چھوڑ کر دوسرے علاقے میں منتقل ہو جاتے ہیں اور مسجد کو یونہی معطل اور بیکار چھوڑ دیتے ہیں تو دوسرے غیر مسلم اس مسجد پر قبضہ کر کے اس کو اپنے تصرف میں لے آتے ہیں جبکہ یہ ممکن ہے کہ اس مسجد کو بیچ کر دوسرے علاقے میں جہاں مسلمان آباد ہوں اس رقم سے کوئی مکان خرید کر مسجد بنا لیا جائے اس طرح مسجد بیچ کر دوسری مسجد میں تبدیل کرنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب

معروض خدمت ہیں جن جگہوں پر مسلمان نماز ادا کرتے ہیں وہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔

۱۔ بعض جگہیں تو ایسی ہوتی ہیں جن کو مسلمان نماز پڑھنے اور دینی اجتماعات کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں۔ لیکن ان جگہوں کو شرعی طور پر دوسری مساجد کی طرح وقف کر کے شرعی مسجد نہیں بناتے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان جگہوں کا نام بھی مسجد کی بجائے دوسرے نام مثلاً اسلامی مرکز۔ یا دار الصلوۃ۔ یا دار الجماعت وغیرہ رکھ دیتے ہیں۔ اس قسم کے مکانات کا معاملہ تو بہت آسان ہے۔ اس لئے کہ ان مکانات کو اگرچہ نماز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن جب ان کے مالکوں نے ان کو مسجد نہیں بنایا اور نہ ان کو وقف کیا ہے تو وہ شرعاً مسجد ہی نہیں۔ لہذا ان مکانات کے مالک مسلمان اپنے مصالح کے پیش نظر ان کو بیچنا چاہیں تو شرعاً بالکل اجازت ہے۔ اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔

۲۔ دوسرے بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں جن کو مسلمان عام مساجد کی طرح وقف کر کے شرعی مسجد بنا لیتے ہیں۔ جمہور فقہاء کے نزدیک اس قسم کی جگہوں کا حکم یہ ہے کہ وہ مکان اب قیامت تک کے لئے مسجد بن گیا۔ اس کو کسی صورت میں بھی بیچنا جائز نہیں اور نہ وہ مکان اب وقف کرنے والے کی ملکیت میں داخل ہو سکتا ہے امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

چنانچہ مسلک شافعی کے امام خطیب شربینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"ولو انهدم مسجد، وتعذرت اعادته او تعطل بخراب البلد مثلاً، لم يعد ملكا ولم يبع بحال، كالعبد اذا اعتق، ثم زمن ولم ينقض ان لم يخف عليه لامكان الصلاة فيه، ولامكان عوده كما كان ..... فان خيف عليه نقض، وبنى الحاكم بنقضه مسجدا آخر ان رأى ذالك، والا حفظه، وبناؤه بقربه اولى، ولا يبنى به بئراً"

اگر مسجد منہدم ہو جائے، اور اس کو دوبارہ درست کرنا ممکن نہ ہو یا اس بستی کے اجڑ جانے سے وہ مسجد بھی ویران ہو جائے تب بھی وہ مسجد مالک کی ملکیت میں نہیں آئے گی اور نہ اس کو بیچنا جائز ہوگا۔ جیسا کہ غلام کو آزاد کر دینے کے بعد اس کی بیع حرام ہو جاتی ہے پھر اگر اس مسجد پر غیر مسلموں کے قبضہ کا خوف نہ ہو تو اس کو منہدم نہ کیا جائے بلکہ اس کی اپنی حالت پر برقرار رکھا جائے اس لیئے کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ مسلمان دوبارہ یہاں آکر آباد ہو جائیں اور اس مسجد کو دوبارہ زندہ کر دیں...... البتہ اگر غیر مسلموں کے تسلط اور قبضہ کا خوف ہو تو اس صورت میں حاکم وقت مناسب سمجھے تو اس مسجد کو ختم کر دے اور اس کے بدلے میں دوسری جگہ مسجد بنا دے، اور یہ دوسری مسجد پہلی مسجد کے قریب ہو تو زیادہ بہتر ہے اور اگر حاکم وقت اس مسجد کو توڑنا اور مسمار کرنا مناسب نہ سمجھے تو پھر اس کی حفاظت کرے (مغنی المحتاج: ص ۳۹۲ ج ۲)

اور فقہاء مالکیہ میں سے علامہ مواق رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں

"ابن عرفة من المدونة وغيرها: يمنع بيع ما خرب من ربع الحبس مطلقا...... وعبارة الرسالة: ولا يباع الحبس وان خرب..... وفي الطرر عن ابن عبد الغفور لا يجوز مواضع المساجد الخربة لانها وقف ولا بأس ببيع نقضها"

ابن عرفہ مدونہ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں کہ وقف مکان کی بیع مطلقاً جائز نہیں، اگرچہ وہ ویران ہو جائے..... اور رسالہ میں یہ عبارت درج ہے کہ وقف کی بیع جائز نہیں اگرچہ وہ ویران ہو جائے..... طرر میں ابن عبد الغفور سے یہ عبارت منقول ہے کہ ویران مساجد کی جگہوں کو بیچنا وقف ہونے کی بناء پر جائز نہیں البتہ ان کا ملبہ بیچنا جائز ہے۔

(التاج والاکلیل للمواق حاشیہ حطاب۔ ص ۴۲ ج ۶)

اور فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب ہدایہ میں ہے۔

"ومن اتخذ ارضه مسجدا لم يكن له ان يرجع فيه، ولا يبيعه، ولا يورث عنه، لانه تجرد عن حق العباد، وصار خالصا لله، وهذا لان الاشياء كلها لله تعالى واذا اسقط العبد ما ثبت له من الحق رجع الى اصله فانقطع تصرفه عنه كما في الاعتاق، ولو خرب ما حول المسجد، واستغنى عنه يبقى مسجدا عند ابي يوسف، لانه اسقاط منه فلا يعود الى ملكه"

اگر کسی شخص نے اپنی زمین مسجد کے لئے وقف کر دی تو اب وہ شخص نہ تو اس وقف سے رجوع کر سکتا ہے اور نہ اس کو بیچ سکتا ہے اور نہ اس میں وراثت جاری ہوگی۔ اس لیئے کہ وہ جگہ بندوں کی ملکیت سے نکل کر خالص اللہ کے لئے ہو گئی وجہ اس کی یہ ہے کہ ہر چیز حقیقتاً اللہ کی ملکیت ہے اور اللہ تعالیٰ نے بندوں کو تصرف ... جب بندہ ... حق تصرف ساقط کر دیا تو وہ ... اللہ کی ملکیت میں داخل ہو جائے گی جیسا کہ ...

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف ۔ ۹۱ ۔ صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۵۵۵۷۳

کا حق تعرض ختم ہوجاتا ہے۔)

اور اگر مسجد کے اطراف کا علاقہ ویران ہوجائے اور مسجد کی ضرورت باقی نہ رہے تب بھی امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسجد ہی رہے گی۔ اس لئے کہ اس کو مسجد بنانا اپنا حق ساقط کرنا ہے۔ لہٰذا بندہ کا اپنا حق ساقط کرنے کے بعد دوبارہ وہ حق اس کی ملکیت میں واپس نہیں آئے گا۔

(ھدایہ مع فتح القدیر ص ۴۴۶ ج ۵)

البتہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ اگر مسجد کے اطراف کی آبادی ختم ہوجائے اور مسجد کی ضرورت بالکلیہ ختم ہوجائے تو اس مسجد کو بیچنا جائز ہے۔ چنانچہ المغنی لابن قدامہ میں یہ عبارت منقول ہے۔

"ان الوقف اذا خرب، وتعطلت منافعه كدار انهدمت، أو أرض خربت وعادت مواتاً، ولم تكن عمارتها، أو مسجد انتقل أهل القرية عنه وصار في موضع لا يصلى فيه، او ضاق بأهله، ولم يمكن توسيعه في موضعه، أو تشعب جميعه، فلم تمكن عمارته ولا عمارة بعضه الا ببيع بعضه جاز بيع بعضه لتعمر به بقيته، وان لم يمكن الانتفاع بشيء منه بيع جميعه"

اگر وقف کی زمین ویران ہوجائے اور اس کے منافع ختم ہوجائیں۔ مثلاً کوئی مکان تھا وہ منہدم ہوگیا، یا کوئی زمین تھی جو ویران ہوکر ارض موات بن جائے یا کسی مسجد کے اطراف میں جو آبادی تھی وہ کسی دوسری جگہ منتقل ہوجائے اور اب اس جگہ میں کوئی نماز پڑھنے والا بھی نہ رہے، یا وہ مسجد آبادی کی کثرت کی وجہ سے نمازیوں سے تنگ ہوجائے اور مسجد میں توسیع کی بھی گنجائش نہ ہو، یا اس مسجد کے اطراف میں بسنے والے لوگ منتشر ہوجائیں اور جو لوگ وہاں آباد ہوں وہ اتنی قلیل تعداد میں ہوں کہ ان کے لئے اس مسجد کی تعمیر اور درست کرنا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اس مسجد کے کچھ حصے کو فروخت کرکے اس کی رقم سے دوسرے حصے کی تعمیر کرنا جائز ہے اور اگر مسجد کے کسی بھی حصے سے انتفاع کا کوئی راستہ نہ ہو تو اس صورت میں پوری مسجد کو بیچنا بھی جائز ہے۔

(المغنی لابن قدامہ مع الشرح الکبیر ص ۲۲۵ ج ۶)

امام احمدؒ کے علاوہ امام محمد بن حسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ بھی جواز بیع کے قائل ہیں۔ ان کا مسلک یہ ہے کہ اگر وقف زمین کی ضرورت بالکلیہ ختم ہوجائے تو زمین دوبارہ واقف کی ملکیت میں داخل ہوجائے گی۔ اور اگر واقف کا انتقال ہوچکا ہو تو پھر اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوجائے گی چنانچہ صاحب ھدایہ تحریر فرماتے ہیں

"وعند محمد يعود الى ملك البانى، او الى وارثه بعد موته، لأنه عينه لنوع قربة، وقد انقطعت، فصار كحصير المسجد وحشيشه اذا استغنى عنه"

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ زمین دوبارہ مالک کی ملکیت میں چلی جائے گی اور اگر اس کا انتقال ہوچکا ہے تو اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہوجائے گی۔ اس لئے کہ اس کے مالک نے اسی [illegible]

اس جگہ پر وہ [illegible] عبادت [illegible] بیع ہوگی [illegible] ضرورت باقی نہ رہنے کی وجہ سے وہ مالک کی ملکیت میں داخل ہوجائے گی جیسے کہ مسجد کی دری، چٹائی یا گھاس وغیرہ کی ضرورت ختم ہونے کے بعد وہ مالک کی ملکیت میں واپس لوٹ آتی ہے۔

(ھدایہ مع فتح القدیر، ص ۴۴۶ ج ۵)

لہٰذا جب وہ مالک کی ملکیت میں واپس آگئی تو اس کے لئے اس کا بیچنا بھی جائز ہوگا۔

جمہور فقہاء نے وقف مسجد کی زمین کی بیع ناجائز ہونے اور مالک کی ملکیت میں دوبارہ نہ لوٹنے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقف کے واقعہ سے استدلال کیا ہے وہ یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر کی زمین وقف کی تو وقف نامہ میں یہ شرط درج کی کہ

"أنه لا يباع أصلها، ولا تباع ولا تورث ولا توهب"

آئندہ وہ زمین نہ تو بیچی جائے گی، نہ اس میں وراثت جاری ہوگی، اور نہ کسی کو ہبہ کی جا سکے گی۔

یہ واقعہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے البتہ مندرجہ بالا الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے جمہور کی طرف سے بیت اللہ کو دلیل میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فترۃ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا عرصہ) کے زمانے میں بیت اللہ کے اندر اور اس کے اطراف میں بت ہی بت تھے اور بیت اللہ کے اطراف میں ان کفار اور مشرکین کا صرف شور مچانے چیخنے اور سیٹیاں بجانے کے علاوہ کوئی کام نہ تھا۔ اس کے باوجود بیت اللہ مقام قربت اور مقام طاعت و عبادت ہونے سے خارج نہیں ہوا۔ لہٰذا یہی حکم تمام مساجد کا ہوگا۔ (اگر کسی مسجد کے قریب ایک مسلمان بھی باقی نہ رہے، جو اس میں عبادت کرے تب بھی وہ مسجد محل عبادت ہونے سے خارج نہیں ہوگی۔)

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا استدلال پر علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اعتراض یہ کیا ہے کہ فترۃ کے زمانے میں بیت کا طواف تو کفار و مشرکین بھی کرتے تھے۔ لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ اس زمانے میں عبادت مقصودہ بالکلیہ ختم ہوگئی تھیں۔

اس اعتراض کے جواب میں حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

بیت اللہ کے قیام کا بڑا مقصد اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا ہے یہی وجہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کے جوار میں اپنی اولاد کے قیام کا ذکر فرمایا تو اس کی وجہ یہ بیان فرمائی

"ربنا ليقيموا الصلاة"

اے میرے رب! میں نے ان کو یہاں اس لئے ٹھہرایا ہے تاکہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں۔

یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نماز کا تو ذکر فرمایا، طواف کا ذکر نہیں فرمایا اس کے علاوہ خود اللہ جل شانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"طهر بيتي للطائفين والعاكفين"

میرے گھر کو مسافروں اور مقیمین کے لئے پاک کردو۔

یہ استدلال اس وقت ہے جب "طائفین" اور "عاکفین" کی تفسیر مسافر اور مقیم سے کی جائے، جیسا کہ قرآن کریم کی دوسری آیت "سواء العاكف فيه والباد" میں لفظ "عاکف" مقیم کے معنی ہی میں استعمال ہوا ہے۔

(اعلاء السنن ص ۲۱۲ ج ۱۳)

اس کے علاوہ جمہور کی سب سے مضبوط دلیل قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

"ان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احداً"

اور تمام مسجدیں اللہ کا حق ہیں، سو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت مت کرو۔ (سورۃ جن: ۱۸)

چنانچہ اس آیت کے تحت علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ احکام القرآن میں تحریر فرماتے ہیں۔

" اذا تعینت للہ أصلا وعینت له عقد أضافت "

" عتیقة عن التملک مشترکة بین الخلیقة فی العبادة "

کہ جب وہ مسجدیں خالص اللہ کے لئے ہو گئیں تو بندوں کی ملکیت سے آزاد ہو گئیں، اور صرف عبادت اور ذکر الٰہی کی حد تک تمام مخلوق کے درمیان مشترک ہو گئیں۔

(احکام القرآن لابن عربی ص ۱۸۶۹ ج ۴)

اور علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عکرمہ کا قول نقل کرتے ہیں

" وان المساجد للہ، قال: المساجد کلها "

بے شک مسجدیں اللہ کے لئے ہیں۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ تمام مسجدیں اس میں داخل ہیں۔۔۔۔ کسی کی تفریق نہیں۔

(تفسیر ابن جریر طبری ص ۷۳ ۔ پارہ ۲۹)

علامہ ابن قدامہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی تائید میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ مکتوب پیش کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ کوفہ کے بیت المال میں چوری ہو گئی اور اس کی اطلاع حضرت عمرؓ کو ہوئی تو آپ نے لکھا کہ موضع تمارین کی مسجد منتقل کر کے بیت المال کے قریب اس طرح بنا دو کہ بیت المال مسجد کے سمت میں جائے اس لئے کہ مسجد میں ہر وقت کوئی نہ کوئی نمازی موجود ہی ہوتا ہے۔ اس طرح بیت المال کی بھی حفاظت ہو جائے گی۔)

(المغنی لابن قدامہ ، ۵ : ۳۶۹)

اس استدلال کا جواب دیتے ہوئے علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد مسجد کو منتقل کرانا نہ ہو، بلکہ بیت المال کو منتقل کر کے مسجد کے سامنے بنانے کا حکم دیا ہو۔

(فتح القدیر ج ۵ ص ۴۴۶)

بہرحال! مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اس سلسلے میں جمہور کا مسلک راجح ہے۔ لہٰذا کسی مسجد کے شرعی مسجد بنانے کے بعد اس کو بیچنا جائز نہیں اگر مسجد کو بیچنے کی اجازت دے دی جائے تو پھر لوگ مسجدوں کو بھی گھر جاگیر کی طرح جب چاہیں گے بیچ دیں گے اور مسجدیں ایک تجارتی سامان کی حیثیت اختیار کر لیں گی۔

لیکن فقہاء کے مندرجہ بالا اختلاف کی وجہ سے چونکہ یہ مسئلہ مجتہد فیہ ہے اور دونوں طرف قرآن و سنت کے دلائل موجود ہیں، لہٰذا اگر غیر مسلم ملک میں مسجد کے اطراف سے تمام مسلمان ہجرت کر کے جا چکے ہوں اور اس مسجد پر کفار کے قبضہ اور تسلط کے بعد اس کے ساتھ بے حرمتی کا معاملہ کرنے کا اندیشہ ہو اور مسلمانوں کے دوبارہ وہاں آکر آباد ہونے کا کوئی امکان نہ ہو تو اس ضرورت شدیدہ کے وقت امام احمد اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ کے مسلک کو اختیار کرتے ہوئے اس مسجد کو بیچنے اور اس کی قیمت سے کسی دوسری جگہ مسجد بنانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ البتہ اس کو مسجد کے سوا کسی اور مصرف میں خرچ کرنا جائز نہیں جیسا کہ ایک اور مسئلے کے سلسلے میں علامہ ابن قدامہؒ کے اس جملے سے معلوم ہوتا ہے۔

" ویجعل بدله مسجدا فی موضع آخر "

اور اس کے بدلے کسی دوسری جگہ کوئی مسجد بنا دی جائے۔

(المغنی لابن قدامہ ص ۲۲۸ ج ۵)

بہرحال: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے جہاں مسجد کی بیع کی اجازت دی گئی ہے وہ اس وقت ہے جب تمام مسلمان اس مسجد کے پاس سے دوسری جگہ منتقل ہو جائیں اور دوبارہ ان کے واپس آنے کا بھی کوئی امکان نہ ہو لیکن اگر تمام مسلمان تو وہاں سے منتقل نہ ہوئے ہوں بلکہ مسلمانوں کی اکثریت وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو گئی ہو، لیکن بعض مسلمان اب بھی وہاں رہائش پذیر ہوں اس صورت میں اس مسجد کی بیع کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ حتیٰ کہ فقہائے حنابلہ بھی عدم جواز کے قائل ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

" وان لم تتعطل مصلحة الوقف بالکلیة، لکن قلت، وکان غیره انفع منه وأکثر ردا علی أهل الوقف لم یجز بیعه لأن الأصل تحریم البیع، وانما أبیح للضرورة صیانة لمقصود الوقف عن الضیاع مع امکان تحصیله ومع الانتفاع وان قل ما یضیع المقصود "

باقی صفحہ ۲۶ پر

خدمت انسانیت آپ کا عظیم عبادت ہے

ایک مفید اور مخلصانہ مشورہ

آج دنیا میں صحت کا مسئلہ ایک درد سر اور [illegible] مسئلہ بن چکا ہے۔

ہم نے اس مسئلہ صحت کو رضائے الٰہی اور [illegible] کے ارادے سے آسان اور [illegible] بنانے کا عزم کیا ہے [illegible]

مایوسی گناہ ہے

ہم مریض کا بااصول علاج [illegible]

ہمارا طریقہ علاج دوسرے اداروں سے مختلف ہے۔

ہمارے طریقہ علاج سے بفضل تعالیٰ بیماری جڑ سے ختم ہو جاتی ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز دوبارہ علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ہمارا بلند معیار، بااصول، مستند ادارہ

آپ کو سستا، آسان، بااصول، تسلی بخش، مستقل اور مختصر طریقہ علاج فراہم کرے گا۔

آپ اپنے مرض کے حالات لکھ کر ہم سے رابطہ قائم کریں۔ ادویات بذریعہ ڈاک منگوائی جا سکتی ہیں۔

طالب علموں اور غرباء کے لئے خصوصی رعایت ہوگی

منیجر ادارہ

النجم الصحت حافظ آباد پاکستان

پوسٹ کوڈ: 52110

۵۲۱۱۰

عدالت خلفائے راشدینؓ

از: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مانسہرہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تربیت یافتہ پاک نفوس کو عدل و مساوات کی تعلیم دی تھی۔ ہم صرف یہاں خلفائے راشدین کے چند واقعات مستند کتب سے نقل کرتے ہیں جو عدل و مساوات کی ایک اعلیٰ جھلک ہیں۔

خلیفہ اوّل حضرت ابوبکرؓ نے بدلہ دینے کیلئے اپنی جان پیش کر دی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ جمعہ کے دن خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا جب کل کا دن آئے تو اونٹوں کے صدقات یہاں حاضر کر دینا ہم انہیں تقسیم کریں گے اور ہمارے پاس کوئی بھی بلا اجازت نہ آئے یہ سنکر ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا یہ نکیل لو۔ شاید اللہ پاک ہمیں بھی کوئی اونٹ دے دے وہ آدمی آیا تو اس نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھا کہ وہ اونٹوں کے درمیان داخل ہوئے یہ بھی ان کے ساتھ اونٹوں کے درمیان داخل ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس کی طرف التفات کی اور فرمایا تجھے کس نے یہاں داخل کیا؟ اس کے بعد اس سے نکیل لی اور اس نکیل سے اس آدمی کو مارا جب حضرت ابوبکرؓ اونٹوں کی تقسیم سے فارغ ہو گئے تو اس آدمی کو بلایا اور اسکو نکیل دی اور کہا اپنا بدلہ لے۔ حضرت ابوبکرؓ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم یہ بدلہ نہ لیگا تم اس بات کو طریقہ نہ بناؤ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تو مجھے کون قیامت کے دن اللہ سے بچائے گا؟ حضرت عمرؓ نے کہا اس کو راضی کر دو تب حضرت ابوبکرؓ نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ اس آدمی کو اونٹنی سواری کی و نقدی اور اس کو کجاوہ اور دو چادر کمبل اور پانچ دینار لا کر دے۔ یہ چیزیں دیکر حضرت ابوبکرؓ نے اسے راضی کیا (الترغیب صفحہ ۳۳ جلد ۳۔ کنز العمال البیہقی)

عدالت فاروقیؓ: باندی کو آزاد کر دیا مالک کو کوڑے مارے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک جاریہ نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میرے آقا نے مجھ پر الزام رکھا اور مجھ کو آگ پر بٹھایا یہاں تک کہ میری شرمگاہ جل گئی۔ حضرت عمرؓ نے اس سے دریافت کیا کیا آقا نے وہ عیب تیرے اوپر دیکھا ہے جس کا الزام رکھا ہے؟ جاریہ نے کہا نہیں۔ آپؓ نے فرمایا کیا تو نے اس کے سامنے کچھ اقرار کیا؟ اس نے کہا نہیں یہ سنکر حضرت عمرؓ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آؤ جب حضرت عمرؓ نے اس آدمی کو دیکھا فرمایا کیا تو اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب دیتا ہے؟ اس آقا نے عرض کیا کہ مجھے اس جاریہ کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوئی حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کیا تو نے اس کو برے کام پر دیکھا تھا؟ آقا نے کہا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا اس نے تیرے آگے اس برے کام کا اقرار کیا؟ آقا نے کہا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا قسم اس ذات کی کہ میری جان اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ غلام اپنے آقا سے اور بیٹا اپنے والد سے قصاص نہ لے تو ضرور اس کا بدلہ تجھ سے ضرور لیتا اس آقا کو حضرت عمرؓ نے سو کوڑے لگائے اور اس کنیز سے حضرت عمرؓ نے فرمایا جاؤ اللہ کے لئے آزاد ہے تو اللہ اور اس کے رسول کی باندی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جو آگ میں جلایا گیا یا جس کی صورت بگاڑ دی وہ آزاد ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کا آزاد کردہ غلام ہے۔

(کنز العمال صفحہ ۲۹۹ جلد نمبر ۷)

عدالت عثمانیؓ: حضرت عثمانؓ نے خود بدلہ دے دیا

ابو فرات فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کا ایک غلام تھا۔ اس سے فرمایا میں نے تیرا کان مسلا تھا تو مجھ سے بدلہ لے اس نے حضرت عثمانؓ کا کان پکڑا آپ نے فرمایا سختی سے ملا دنیا کا بدلہ کیا ہی اچھا ہے کہ آخرت میں نہ لیا جائے (الترغیب صفحہ ۳۳ - جلد نمبر ۳ طبری صفحہ جلد ۳)۔

عدالت خلیفہ چہارم علی المرتضیٰؓ دونوں عورتوں کو برابر بانٹ دیا

عبداللہ ہاشمیؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا حضرت علیؓ کے پاس دو سائل عورتیں آئیں ایک عرب کی رہنے والی تھی اور دوسری اسی کی آزاد کردہ باندی تھی۔ حضرت علیؓ نے ایک ایک بوری غلہ کی اور چالیس چالیس درہم دیئے جانے کا حکم دیا۔ آزاد شدہ

دشمن صحابہؓ

ایک سنی اور غیر سنی کا مناظرہ ہوا۔ سنی نے غیر سنی
اب عذاب میں ہیں یا راحت میں
وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم
میں آپ ہیں۔
جب نبی کریمؐ کا موجود ہونا عذاب نہیں
میں سو رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ
میں جہاں ستر ہزار فرشتے ہر وقت صلوٰۃ و سلام پڑھتے
کی پناہ، عذاب قبر ہو۔ یا یہ تو لازم آئے گا کہ
سے بھرا ہوا ہو۔ اس پر غیر سنی کو خاموش ہونا پڑا
حضرت امیر معاویہؓ سے کسی نے کہا
سے رو ضے میں قریب ہوتے ہیں صدیق
ابو بکرؓ و عمرؓ ہی بھی ہیں
ہر مسلمان پر لازم ہے
کی تعلیم پائی
اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حضرت

باندی لونڈی جو اُسے دیا گیا تھا لے کر چلی گئی۔ مگر یہ عورت بولی کہ اے امیر المومنین کیا آپ مجھے بھی اتنی ہی جتنا دے رہے ہیں جو اُسے دیا ہے۔ حالانکہ میں عرب کی رہنے والی ہوں اور وہ آزاد شدہ باندی ہے۔ حضرت علیؓ نے اس عورت کو جواب دیا میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں غور کیا میں نے تو اولاد اسمٰعیلؑ کی اولاد اسحٰقؑ پر کوئی فضیلت نہیں دیکھی (بیہقی صفحہ ۳۳۹ جلد ۶)۔

ایمان اور اسلام:۔ ان حضرات کے عدل و انصاف اور مقام مرتبہ کی ترجمانی کرتے ہوئے کیا ہی خوب شاعر نے کہا ہے۔

صدیقؓ مکمل جشن کمال محمدؐ است

فاروقؓ ظل جاہ و جلال محمدؐ است
عثمانؓ ضیاء شمع جمال محمدؐ است
حیدرؓ بہار باغ خصال محمدؐ است

ایمان ما اطاعت خلفائے راشدینؓ
اسلام ما محبت آل محمدؐ است

میں نے مرزائیت کو کیوں چھوڑا؟

مولوی عتیق الرحمٰن سابق مبلغ قادیانی جماعت

مرسلہ: غلام فرید شاکر، کلورکوٹ۔

آج سے پچاس سال پہلے کا پندرہ روزہ شمارہ شمس الاسلام پنجاب بھیرہ مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۹ء نظر سے گزرا جس میں مولوی عتیق الرحمٰن صاحب سابق مبلغ جماعت مرزائیہ کا بیان شائع ہوا تھا۔ قارئین کرام کے استفادہ کے لئے من و عن درج کیا جاتا ہے کہ پچاس سال پہلے بھی مرزا قادیانی کو کذاب دجال مرتد سمجھا جاتا تھا آج بھی اگر کوئی مرزائی صدق دل سے توبہ تائب ہو کر دامن مصطفیٰؐ میں پناہ لے تو اللہ رب العزت کی رحمت کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔

مولوی عتیق الرحمٰن صاحب سابق مبلغ جماعت مرزائیہ کا بیان

حضرات:۔ میری جماعت مرزائیہ میں سے جو حیثیت تھی، میں مبلغ جماعت کی حیثیت سے کام کرتا تھا افراد جماعت میں مجھے نگاہ عزت و احترام اور نظر محبت دونوں سے دیکھا جاتا تھا جماعت کی جانب سے دنیاوی معاملات میں مدد و تعاون کے میں کئی ایک احسانات ہیں۔ جن کا اظہار کر دینا ضروری اقرار و اعتراف ہے۔ غرض کہ دنیاوی نقطہ نگاہ اور ظاہری خوشنمائی اور نفسانی قربانات کے لحاظ سے مجھے مرزائیت مطلب و ضرورت [illegible] اور کوئی قسم کی شکایت نہ تھی۔ ان کے [illegible] کے پاس [illegible] مصدقہ کا [illegible] اور مرحومہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

دلچسپ کرکے... اس کا جواب دو حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ اوّل کا تعلق تو قادیانی خلافت کے ظاہری اعمال و افعال اور اخلاق و عادات کے ساتھ وابستہ ہے۔ در حقیقت یہی وہ زبردست اور ناقابل تردید حصہ ہے۔ جس نے قادیانی خلافت کے فرضی تقدس اور پاکیزگی کو تمام دنیا میں بے نقاب کر کے الم نشرح کر دیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت قادیانی خلافت کا وجود ہر صاحب بصیرت اور اہل تحقیق کی نظر میں تحت شکوک و شبہ ہو چکا ہے۔ خلیفہ قادیان کو ابھی تک یہ جرأت اور جرأت نصیب نہیں ہوئی کہ وہ اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے مقرر کردہ معیار مباہلہ کے مطابق اپنی پوزیشن صاف کریں۔ حالانکہ متعدد دفعہ انہیں ان کی جماعت کے مریدوں کی طرف سے کئی دفعہ مباہلہ کا چیلنج کیا گیا اور میدان مباہلہ میں آنے کی دعوت دی گئی۔ مگر اس پاکیزہ اور معقول مطالبہ کو قادیانی خلافت کی طرف سے ہر دفعہ ظلم و ستم سے دبا کر اور تشدد سے ٹھکرا دیا گیا۔ [illegible] اب [illegible] اہل غیرت مریدوں کے اس مطالبہ یا ایک دو سے کئی دفعہ انقلاب پیدا ہوا۔ مگر خلیفہ صاحب کی طرف سے اس کا کوئی معقول اور تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔ سوائے اس کے [illegible] خلافت [illegible] [illegible] جاری [illegible] اور [illegible] فرقہ [illegible]

[illegible]

...ب ہو کر خاموش ہو گیا

...ل کیا کہ ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ تمہارے نزدیک ...میں کسی نے پوچھا کہ رب فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں عذاب نہ دے گا۔ حالانکہ ان...

...بالآخر وہ دونوں آنحضرت سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ...ذب کیسے تھا۔ نیز یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس سبز گنبد ...دوزخ کی آگ پہنچے اگر صدیقؓ و فاروقؓ پر رضا ...اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضرا و مبارک معاذ اللہ کے

...ہے۔

...ے قرب رسالت مشکل ہے جن لطف ایمان یا دونوں ...کے پڑوس میں آرام فرما ہیں۔ ابوبکرؓ و عمرؓ نے محبت [illegible]

[illegible]

لائے گا۔ اس طرز عمل نے کبھی دنیا میں کوئی نیک ثمرات اور عمدہ اثرات پیدا نہیں کئے۔ ان حالات اور واقعات کو دیکھ کر کیا کوئی صاحب ایمان اور باعزت انسان ہے جو اس خطرناک اور ظالم جماعت میں شامل رہے۔ ع۔ این خیال است و محال است و جنوں۔

حصہ دوم کا تعلق مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی نبوت اور عیار از حقیقت اور خالی از صداقت دعاوی کے ساتھ وابستہ ہے۔

حضرات۔ اس خادم نے دوران ملازمت میں مرزا غلام قادیانی کی تمام کتابوں کا ترتیب وار بغور مطالعہ کیا اور مرزائی کے ہر دو فریق یعنی قادیانی اور لاہوری کمپنی کے تمام لٹریچر کو بنظر تحقیق پڑھا۔ اس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا غلام قادیانی کا عنصری وجود دنیا کی تمام امراض اور بیماریوں کا مجموعہ تھا۔ جیسا کہ خود مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ اور یہ کہ مرزا اپنے دعاوی الہامات کشوف اور پیش گوئیوں میں کاذب ہیں۔ ان کی تصنیفات و تالیفات درحقیقت اکاذیب اور اباطیل کا انبار ہیں اور

ان کے دلائل اور استدلال کا تمام دارومدار فرضی مجازات استعارات اور تاویلات رکیکہ پر ہی موقوف ہے جو ہر کیف ایسے کاذب مدعیوں کا پیدا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق ضروری تھا۔ اگر یہ مختلف زمانوں میں مختلف مقامات پر پیدا نہ ہوتے تو نعوذ باللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سو سالہ پیش گوئیوں کی تکذیب لازم آتی تھی۔ مرزا قادیانی کے کذاب اور مفتری ہونے کی سب سے زبردست دلیل یہ ہے کہ مرزا آنجہانی اپنے مقاصد و ارادوں میں دنیا سے سراسر ناکام گئے۔ کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا۔ نامرادی میں ہوا تیرا آنا جانا۔ پس مجھ ناچیز کو اسی طرح خدا وند قدوس نے اپنے مخصوص فضل و کرم سے رؤیا صادقہ اور کشوف مبارکہ کے ذریعہ اطلاع دی کہ مرزائی جماعت ضال و مضل اور گمراہ فرقہ ہے اور اس جماعت میں نور ہدایت اور مشعل ہدایت و صداقت بالکل مفقود ہے۔ اور یہ کہ مرزا قادیانی خدائی نبی نہ تھا بلکہ سرکاری اور حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا تھا۔ جیسا کہ مرزا آنجہانی کا اپنی کتابوں میں اس امر کا خود اقرار موجود ہے۔ اقبال مرحوم مرزا قادیانی کے حق

میں اظہار حقیقت کے طور پر فرماتے ہیں

سہ سلطنت اغیار را رحمت شمرد۔ رقص ہا گرد کلیسا کرد و مرد

پس میں ان تصدیقات و تشریحات اور ایسی ان تمام تحقیقات و معلومات اور خداوندی بشارت اور اطلاعات کے بعد مرزائی جماعت سے علیحدہ ہوں۔ اور مجاہد اسلام حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب چشتی امیر جماعت مسلمانان قادیان کے دست حق پرست پر مرزائیت سے تائب ہو کر فرقہ ناجیہ یعنی جماعت حقہ اہل سنت والجماعت میں شامل ہوتا ہوں اور رب العزت سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ ہمارا اسی پاک اور مقدس جماعت میں خاتمہ بالخیر کرے اور مرزائیت کے خطرناک جرائم ہر مومن کو محفوظ رکھے اور میری طرح دوسرے مرزائیوں کو بھی قادر مطلق اور ہادی برحق نور ہدایت سے منور فرمائے۔ آمین

(وما علینا الا البلاغ)

احقر العباد عتیق الرحمٰن فاروقی قادیانی سابق مبلغ جماعت

مرزائیہ۔ مورخہ ۹/۴/ ۸

عقیدۂ ختمِ نبوّت

کتاب و سُنّت کی روشنی میں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا ایک اہم مقالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

قرآن و سنت کے قطعی نصوص سے ثابت ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا۔ آپ سلسلۂ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ کے بعد کسی شخص کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

"ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما ٭" (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ۔ "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔" (ترجمہ حضرت تھانوی)

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ "خاتم النبیین" کے معنی یہ ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام حافظ ابن کثیر" اس آیت کے ذیل میں اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وھذہ الآیة نص فی انه لا نبی بعدہ و اذا کان لانبی بعدہ فلا رسول بالطریق الاولیٰ والاحریٰ لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان کل رسول نبی ولا ینعکس و بذالک وردت الاحادیث المتواترة من رسول اللہ ﷺ من حدیث جماعة من الصحابة رضی اللہ عنھم۔" (تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۳ ج ۳)

ترجمہ۔ "یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول بدرجہ اولیٰ نہیں ہو سکتا، کیونکہ مقام نبوت مقام رسالت سے عام ہے، کیونکہ ہر رسول نبی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہوتا، اور اس مسئلے پر کہ آپ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث وارد ہیں جو صحابہ کرام" کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔"

امام قرطبی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"قال ابن عطیة ھذہ الالفاظ عند جماعة علماء الامة خلفاً و سلفاً متلقاة علی العموم التام مقتضیة نصاً انه لا نبی بعدہ ﷺ" (تفسیر قرطبی ص ۱۹۶ ج ۱۴)

ترجمہ۔ "ابن عطیہ فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علمائے امت کے نزدیک کامل عموم پر ہیں جو نص قطعی کے ساتھ تقاضا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

حجۃ الاسلام امام غزالی" "الاقتصاد" میں فرماتے ہیں:

"ان الامة فھمت با لاجماع من ھذا اللفظ و من قرائن احواله انه افھم عدم نبی بعدہ ابداً و انه لیس فیه تاویل ولا تخصیص فمنکر ھذا لا یکون الا منکر الاجماع۔" (الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۲۳)

ترجمہ۔ "بے شک امت نے بالاجماع اس لفظ (خاتم النبیین) سے یہ سمجھا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہو گا اور نہ رسول۔ اور اس پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں، پس اس کا منکر یقیناً اجماع امت کا منکر ہے۔"

ختم نبوت اور احادیث نبویہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں اپنے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمایا اور ختم نبوت کی ایسی تشریح بھی فرمادی کہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کسی شک و شبہ اور تاویل کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ متعدد اکابر نے ان احادیث ختم نبوت کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے چنانچہ حافظ ابن حزم ظاہری "کتاب الفصل فی الملل والاھوا والنحل" میں لکھتے ہیں:

"وقد صح عن رسول اللہ ﷺ بنقل الکواف التی نقلت نبوته واعلامه وکتابه انه اخبر انه لا نبی بعدہ۔" (کتاب الفصل ص ۷۷ ج ۱)

ترجمہ۔ "وہ تمام حضرات جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، آپ کے معجزات اور آپ کی کتاب (قرآن کریم) کو نقل کیا ہے، انہوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ آپ نے یہ خبر دی تھی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

حافظ ابن کثیر" آیت خاتم النبیین کے تحت لکھتے ہیں:

"وبذالک وردت الاحادیث المتواترة عن رسول اللہ ﷺ من حدیث جماعة من الصحابة رضی اللہ عنھم۔" (تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۳ ج ۳)

ترجمہ۔ "اور ختم نبوت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں جن کو صحابہ" کی ایک بڑی جماعت نے بیان فرمایا۔"

اور علامہ سید محمود آلوسی تفسیر روح المعانی میں زیر آیت خاتم النبیین لکھتے ہیں:

"وکونه ﷺ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب و صدعت به السنة و اجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه و یقتل ان اصر۔" (روح المعانی ص ۴۱ ج ۲۲)

ترجمہ۔ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس پر قرآن ناطق ہے، احادیث نبویہ نے جس کو واشگاف طور پر بیان فرمایا ہے اور امت نے جس پر اجماع کیا ہے، پس جو شخص اس کے خلاف کا مدعی ہو اس کو کافر قرار دیا جائے گا اور اگر وہ اس پر اصرار کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔"

پس عقیدہ ختم نبوت جس طرح قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے۔ یہاں اختصار کے مد نظر صرف چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں:

حدیث ۱:

"عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ و اجملہ الاموضع لبنۃ من زاویۃ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ و یقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔" (صحیح بخاری ص ۵۰۱ ج ۱، صحیح مسلم ص ۲۴۸ ج ۲)

ترجمہ۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی؟ آپ نے فرمایا میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ سے بھی مروی ہے:

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما۔ ان کی حدیث کے الفاظ صحیح مسلم میں درج ذیل ہیں:

"قال رسول اللہ ﷺ فانا موضع اللبنۃ فجئت فختمت الانبیاء۔"

(مسند احمد ص ۳۶۱ ج ۳، صحیح بخاری ص ۵۰۱ ج ۱، صحیح مسلم ص ۲۴۸ ج ۲ ترمذی ص ۱۰۹ ج ۲)

ترجمہ۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پس میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا پس میں نے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا۔"

۲۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ان کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی داراً فاحسنھا واکملھا واجملھا و ترک منھا موضع لبنۃ فجعل الناس یطوفون بالبناء و یعجبون منہ و یقولون لوتم موضع تلک اللبنۃ - و انا فی النبیین موضع تلک اللبنۃ - قال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔"

(مسند احمد ص ۱۳۷ ج ۵، ترمذی ص ۲۰۱ ج ۲)

ترجمہ۔ "انبیاء کرام میں میری مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بڑا حسین و جمیل اور کامل و مکمل محل بنایا مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ اس محل کے گرد گھومتے اور اس کی عمدگی پر تعجب کرتے اور یہ کہتے کہ کاش اس اینٹ کی جگہ بھی پر کر دی جاتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نبیوں میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔" امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد میں ان کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"مثلی و مثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنیٰ داراً فاتمھا الا لبنۃ فجئت انا فاتممت تلک اللبنۃ۔"

([illegible] ص ۱۳۹ ج ۹)

ترجمہ۔ "میری اور دوسرے نبیوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے محل بنایا پس اس کو پورا کر دیا مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو پورا کر دیا۔"

ان احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کی ایک محسوس مثال بیان فرمادی ہے اور اہل عقل جانتے ہیں کہ محسوسات میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہوتی۔

حدیث ۲:

"عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب واحلت لی الغنائم و جعلت لی الارض مسجداً وطھوراً و ارسلت الی الخلق کافۃ و ختم بی النبیون۔" (صحیح مسلم ص ۱۹۹ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

ترجمہ۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاء کرامؑ پر فضیلت دی گئی ہے۔ (۱) مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں (۲) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے (۴) روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا ہے (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے (۶) اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔"

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ اس کے آخر میں ہے:

"وکان النبی یبعث الیٰ قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ۔" (مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

ترجمہ۔ "پہلے انبیاء کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔"

حدیث ۳:

"عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی - و فی روایۃ المسلم انہ لا نبوۃ بعدی۔"

(صحیح بخاری ص ۶۳۳ ج ۲، صحیح مسلم ص ۲۷۸ ج ۲)

ترجمہ۔ "سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ "تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ "میرے بعد نبوت نہیں۔"

یہ حدیث متواتر ہے اور حضرت سعدؓ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ کی جماعت سے بھی مروی ہے:

۱۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ (مسند احمد ص ۳۳۸ ج ۳ - ترمذی ص ۲۱۴ ج ۲ ابن ماجہ ص ۱۲)
۲۔ حضرت عمرؓ (کنز العمال ص ۶۰۷ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۹۳۴)
۳۔ حضرت علیؓ (کنز ص ۱۵۸ ج ۱۳ حدیث نمبر ۳۶۴۸۸ مجمع الزوائد ص ۱۱۰ ج ۹)
۴۔ اسماء بنت عمیسؓ (مسند احمد ص ۴۳۸ ج ۶، مجمع ص ۱۰۹ ج ۹ کنز ص ۶۰۷ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۹۳۲)
۵۔ ابو سعید خدریؓ (کنز العمال ص ۶۰۳ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۹۱۵ مجمع الزوائد ص ۱۰۹ ج ۹)

۶۔ ابو ایوب انصاریؓ (مجمع الزوائد ص ۱۱۱ ج ۹)
۷۔ جابر بن سمرہؓ (ایضاً ص ۱۱۰ ج ۹)
۸۔ ام سلمہؓ (ایضاً ص ۱۰۹ ج ۹)
۹۔ براء بن عازبؓ (مجمع ص ۱۱۱ ج ۹)
۱۰۔ زید بن ارقمؓ (ایضاً ص ۱۱۱ ج ۹)
۱۱۔ عبداللہ بن عمرؓ (مجمع ص ۱۱۰ ج ۹۔ خصائص کبریٰ سیوطی ص ۲۳۹ ج ۲)
۱۲۔ حبشی بن جنادہؓ (کنز ص ۱۹۲ ج ۱۳ حدیث نمبر ۳۶۵۷۲ مجمع ص ۱۰۹ ج ۹)
۱۳۔ مالک بن حسن بن حویرثؓ (کنز ص ۶۰۲ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۹۳۲)
۱۴۔ زید بن ابی اوفیٰؓ (کنز ص ۱۰۵ ج ۱۳ حدیث نمبر ۳۶۳۴۵)

واضح رہے کہ جو حدیث دس سے زیادہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہو حضرات محدثین اسے احادیث متواترہ میں شمار کرتے ہیں، چونکہ یہ حدیث دس سے زیادہ صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اس لئے مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اس کو متواترات میں شمار کیا ہے۔

حضرت شاہ صاحبؒ "ازالۃ الخفا" میں "مآثر علیؓ" کے تحت لکھتے ہیں:

"فمن المتواتر: انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ"
(ازالۃ الخفا حزم ص ۴۴۴ ج ۲۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ۔ کراچی)

ترجمہ۔ "متواتر احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا "تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی۔"

حدیث ۴:

"عن ابی ھریرۃ یحدث عن النبی ﷺ کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی و انہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء فیکثرون۔"
(صحیح بخاری ص ۴۹۱ ج ۱، صحیح مسلم ص ۱۲۶ ج ۲، مسند احمد ص ۲۹۷ ج ۲)

ترجمہ۔ "حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔"

بنی اسرائیل میں غیر تشریعی انبیاء آتے تھے جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی تجدید کرتے تھے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے انبیاء کی آمد بھی بند ہے، البتہ مجددین امت ضرور آئیں گے جیسا کہ ابو داؤد وغیرہ کی حدیث میں آیا ہے:

"ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا"
(ابو داؤد ص ۲۳۳ ج ۲)

ترجمہ۔ "بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے لوگوں کو کھڑا کرے گا جو اس کے لئے دین کی تجدید کریں گے۔"

حدیث ۵:

"عن ثوبان رضی اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"
(ابو داؤد ص ۲۲۸ ج ۲، ترمذی ص ۴۵ ج ۲)

ترجمہ۔ "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔"

یہ مضمون بھی متواتر ہے اور حضرت ثوبانؓ کے علاوہ مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے:

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ (صحیح بخاری ص ۵۰۹ ج ۱۔ صحیح مسلم ص ۳۹۷ ج ۲)
۲۔ حضرت نعیم بن مسعودؓ (کنز العمال ص ۱۹۸ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۳۷۲)
۳۔ ابو بکرہؓ (مشکل الآثار ص ۱۰۴ ج ۴)
۴۔ عبداللہ بن زبیرؓ (فتح الباری ص ۶۱۷ ج ۶ حدیث نمبر ۳۶۰۹)
۵۔ عبداللہ بن عمروؓ (فتح الباری ص ۸۷ ج ۱۳ حدیث نمبر ۷۱۲۱)
۶۔ عبداللہ بن مسعودؓ ایضاً
۷۔ علیؓ ایضاً
۸۔ سمرہؓ ایضاً
۹۔ حذیفہؓ ایضاً
۱۰۔ انسؓ ایضاً
۱۱۔ نعمان بن بشیرؓ (مجمع الزوائد ص ۳۳۳ ج ۷)

تنبیہ: ان تمام احادیث کا متن مجمع الزوائد (ص ۳۳۲۔ ۳۳۳ ج ۷) میں ذکر کیا ہے۔

حدیث ۶:

"عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان الرسالۃ و النبوۃ قدانقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔"
(ترمذی ص ۵۱ ج ۲، وقال حدیث صحیح، مسند احمد ص ۲۶۷ ج ۳)

ترجمہ۔ "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔"

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ اس کو امام احمدؒ نے مسند میں بھی روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس حدیث میں بروایت ابویعلیٰ اتنا اضافہ نقل کیا ہے:

"ولکن بقیت المبشرات قالوا ا ما المبشرات؟ قال رؤیا المومن جزء من اجزاء النبوۃ۔"
(فتح الباری ص ۳۷۵ ج ۱۲)

ترجمہ۔ "لیکن مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا مومن کا خواب جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔"

اس مضمون کی حدیث مندرجہ ذیل صحابہ کرامؓ سے بھی مروی ہے:

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ (صحیح بخاری ص ۱۰۳۵ ج ۲)
۲۔ حضرت ام المومنین عائشہؓ (کنز العمال ص ۳۷۰ ج ۱۵ حدیث نمبر ۴۱۴۱۹، مجمع الزوائد ص ۱۷۳ ج ۷) (حوالہ بالا)
۳۔ حضرت حذیفہ بن اسیدؓ
۴۔ حضرت ابن عباسؓ (صحیح مسلم ص ۱۹۱ ج ۱، سنن نسائی ص ۱۶۸ ج ۱، ابو داؤد ص ۱۲۷ ج ۱، ابن ماجہ ص ۲۷۸)
۵۔ حضرت ام کرز الکعبیہؓ (ابن ماجہ ص ۲۷۸، احمد ص ۳۸۱ ج ۶ فتح الباری ص ۳۷۵ ج ۱۲)
۶۔ حضرت ابو الطفیلؓ (مسند احمد ص ۴۵۴ ج ۵، مجمع الزوائد ص ۱۷۳ ج ۷)

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی ﷺ یقول نحن الاخرون السابقون یوم القیامۃ. بید انھم اوتوا الکتاب من قبلنا."

(صحیح بخاری ص ۱۲۰ ج ۲ - صحیح مسلم ص ۲۸۲ ج ۱)

ترجمہ۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔"

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آخری نبی ہونا اور اپنی امت کا آخری امت ہونا بیان فرمایا ہے۔ یہ مضمون بھی متعدد احادیث میں آیا ہے:

۱۔ "عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ (فذکر الحدیث، وفیہ) ونحن الاخرون من اھل الدنیا والاولون یوم القیامۃ المقضی لھم قبل الخلائق"

(صحیح مسلم ص ۲۸۲ ج ۱۔ نسائی ص ۲۰۲ ج ۱)

ترجمہ۔ "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم اہل دنیا میں سب سے آخر میں آئے اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے جن کا فیصلہ ساری مخلوق سے پہلے کیا جائے گا۔"

۲۔ "عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ (فذکر حدیث الشفاعۃ، وفیہ) نحن الاخرون الاولون نحن آخرالامم و اول من یحاسب"

(مسند احمد ص ۲۰۸ ج ۱)

ترجمہ۔ "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیث شفاعت میں) فرمایا کہ ہم سب سے پچھلے اور سب سے پہلے ہیں، ہم تمام امتوں کے بعد آئے اور (قیامت کے دن) ہمارا حساب و کتاب سب سے پہلے ہوگا۔"

۳۔ "عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی ﷺ قال انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء"

(کنزالعمال ص ۲۷۰ ج ۱۲ حدیث نمبر ۳۴۹۹۹)

ترجمہ۔ "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں آخری مسجد ہے۔"

۴۔ "عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ کنت اول النبین فی الخلق و آخر ھم فی البعث."

(کنزالعمال ص ۴۰۹ ج ۱۱ حدیث ۳۱۹۱۶/۳۲۱۲۱)

ترجمہ۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری تخلیق سب نبیوں سے پہلے ہوئی، اور بعثت (دنیا میں تشریف آوری) سب کے بعد ہوئی۔"

۵۔ "عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ انی عند اللہ فی ام الکتاب خاتم النبیین و ان آدم لمنجدل فی طینتہ."

(مسند احمد ص ۱۲۷، ۱۲۸ ج ۴، مستدرک حاکم ص ۶۰۰ ج ۲ مجمع الزوائد ص ۲۲۳ ج ۸)

ترجمہ۔ "حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوح محفوظ میں خاتم النبیین (آخری نبی) لکھا ہوا تھا، جب کہ ابھی آدم علیہ السلام کا خمیر گوندھا جا رہا تھا۔"

۶۔ "عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی حدیث الشفاعۃ فیاتون محمداً ﷺ فیقولون یا محمد انت رسول اللہ و خاتم الانبیاء."

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شفاعت میں مروی ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ (دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشورے سے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں......"

۷۔ "عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ انا قائد المرسلین ولا فخر و انا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع ولا فخر."

(سنن دارمی ص ۳۱ ج ۱، کنزالعمال ص ۴۰۴ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۱۸۸۳)

ترجمہ۔ "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نبیوں کا قائد ہوں اور فخر سے نہیں کہتا اور میں نبیوں کا خاتم ہوں اور فخر سے نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلا شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور فخر سے نہیں کہتا۔"

۸۔ "عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ یوماً کا لمودع فقال انا محمد النبی الامی ثلاث مرات ولا نبی بعدی."

(مسند احمد ص ۱۶۲، ۲۱۲ ج ۲)

ترجمہ۔ "حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے، گویا ہمیں رخصت فرما رہے ہوں، پس فرمایا میں محمد نبی امی ہوں۔ تین بار فرمایا۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)"

۹۔ "عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً لما خلق اللہ عزو جل آدم خبرہ بینیہ فجعل یریٰ فضائل بعضھم علیٰ بعض فرای نوراً ساطعاًفی اسفلھم فقال یا رب: من ھٰذا؟ قال ھذا ابنک احمد ھو الاول وھو الاخر وھو اول شافع و اول مشفع."

(کنزالعمال ص ۴۳۷ ج ۱۱)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو ان کی اولاد کی آزمائش فرمائی، پس ایک دوسرے کے فضائل کا ان پر اظہار کیا، پس حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے (یعنی اولاد کے) نیچے ایک نور بلند ہوتا ہوا دیکھا تو عرض کیا، یا رب! یہ کون ہیں؟ فرمایا، یہ آپ کے صاحب زادے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، یہی اول ہیں، یہی آخر ہیں، یہی سب سے پہلے سفارش کرنے والے ہیں اور سب سے پہلے انہی کی شفاعت قبول کی جائے گی۔"

۱۰۔ "عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی حدیث الاسراء : وان محمدا ﷺ اثنیٰ علیٰ ربہ فقال کلکم اثنیٰ علی ربہ و انا مثن علی ربی الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعالمین و کافۃ للناس بشیرا و نذیرا و انزل علیّ القرآن فیہ تبیان کل شیء وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس و جعل امتی وسطا و جعل امتی ھم الاولون وھم الاخرون و شرح لی صدری و وضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتماً - فقال ابراھیم ﷺ بھذا فضلکم محمد ﷺ -

(مجمع الزوائد ص ۶۹ ج ۱)

وفیہ: فقال لہ ربہ تبارک و تعالیٰ قد اتخذ تک خلیلا و ھو مکتوب فی التوراۃ محمد ﷺ حبیب الرحمٰن و ارسلتک الی الناس کافۃ

وجعلت امتک هم الاولون و هم الآخرون..... وجعلتک فاتحاً و خاتماً " (ایضاً ص ۱۷۱ ج ۱)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث معراج میں مروی ہے کہ (انبیاء کرام علیہم السلام کے مجمع میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے تحدیث نعمت کے انداز میں حق تعالیٰ شانہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے رب کی حمد و ثنا کی، آپؐ نے فرمایا کہ آپ حضرات نے اپنے رب تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی ہے اب میں بھی اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں۔

(اور وہ یہ ہے):

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا، تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنایا، مجھ پر قرآن نازل کیا جس میں (مہمات دین میں سے) ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو خیر امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے لئے نکالی گئی، اور میری امت کو معتدل امت بنایا اور میری امت کو ایسا بنایا کہ وہی پہلے ہیں اور وہی پچھلے ہیں اور اس نے میرا سینہ کھول دیا، میرا بوجھ اتار دیا اور میری خاطر میرا ذکر بلند کر دیا اور مجھ کو فاتح اور خاتم (کھولنے والا اور بند کرنے والا) بنایا۔" یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو مخاطب کر کے فرمایا، ان ہی امور کی وجہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے سبقت لے گئے ہیں۔"

نیز اسی حدیث معراج میں ہے کہ:

"حق تعالیٰ شانہ نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے فرمایا کہ میں نے آپؐ کو اپنا خلیل بنالیا اور یہ تورات میں لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمٰن کے محبوب ہیں اور میں نے آپؐ کو تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا، اور آپؐ کی امت کو ایسا بنایا کہ وہی اول ہیں اور وہی آخر ہیں ..... اور میں نے آپؐ کو تخلیق میں سب نبیوں سے اول رکھا اور بعثت میں سب سے آخر۔"

۱۱۔ "عن ابی سعید رضی اللہ عنہ فی حدیث الاسرا ؛: ثم سارحتی اتی بیت المقدس فنزل فربط فرسه الی صخرة ثم دخل فصلی مع الملائکة فلما قضیت الصلوٰة قالوا یا جبریل من ھذا معک؟ قال ھذا محمد خاتم النبیین." (المواہب اللدنیہ ص ۱۷ ج ۲)

ترجمہ۔ "حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے حدیث معراج میں مروی ہے کہ پھر آپؐ چلے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچے، پس اتر کر سواری کو چٹان سے باندھ دیا، پھر اندر داخل ہوئے اور فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی، انہوں نے پوچھا کہ اے جبریل! یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔"

۱۲۔ "عن علی رضی اللہ عنہ فی شمائلہ ﷺ و بین کتفیه خاتم النبوة و ھو خاتم النبیین." (شمائل ترمذی ص ۳)

ترجمہ۔ "حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؐ کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپؐ خاتم النبیین تھے۔"

۱۳۔ "عن ابن عباس فی حدیث الشفاعة : فیا تون عیسیٰ فیقولون اشفع لنا الی ربنا حتیٰ یقضی بیننا فیقول انی لست ھناکم انی اتخذت و امی الٰھین من دون اللہ ولکن ارایتھم لو ان متاعاً فی وعاء قد ختم علیه اکان یوصل الی مافی الوعاء حتیٰ یفض الخاتم فیقولون لا ، فیقول ان محمداً ﷺ قد حضر الیوم." (مسند ابو داؤد طیالسی ص ۳۵۴)

ترجمہ۔ "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث شفاعت میں مروی ہے کہ حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہم السلام کے بعد لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ یہ عذر کریں گے کہ مجھے اور میری والدہ کو اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنایا گیا، اس لئے میں اس کا اہل نہیں، پھر فرمائیں گے کہ اچھا یہ بتاؤ کہ اگر کچھ سامان کسی ایسے برتن میں ہو جسے سربمہر کر دیا گیا ہو جب تک مہر کو نہ توڑا جائے کیا اس برتن کے اندر کی چیز تک رسائی ممکن ہے؟ حاضرین اس کا جواب نفی میں دیں گے تو آپ فرمائیں گے کہ پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج یہاں موجود ہیں ان کی خدمت میں جاؤ۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس تشبیہ سے مقصد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، لہٰذا جب تک نبیوں کی مہر کو نہ کھولا جائے اور آپؐ شفاعت کا آغاز نہ فرمائیں تب تک انبیاء علیہم السلام کی شفاعت کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور نہ کسی نبی کی شفاعت کا حصول ممکن ہے، لہٰذا تم لوگ سب سے پہلے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو، پہلے "نبیوں کی مہر" کو کھولو، آپؐ سے شفاعت کا آغاز کراؤ، تب کسی اور نبی کی شفاعت ممکن ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۴۔ "عن ابی امامة الباھلی عن النبی ﷺ ....قال انا آخر الانبیاء و انتم آخر الأمم." (ابن ماجہ ص ۲۹۷)

ترجمہ۔ "حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔"

۱۵۔ حضرت ابو قتیلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا:

"لا نبی بعدی ولا امة بعد کم"

(مجمع الزوائد ص ۲۷۳ ج ۳، کنز العمال ص ۶۷۷ ج ۱۵ حدیث ۴۳۶۳۸)

ترجمہ۔ "میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔"

۱۶۔ امام بیہقی نے کتاب الرویا میں حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کہ:

"قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا امة بعد امتی." (ختم نبوت کامل ص ۲۶۲)

ترجمہ۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔"

۱۷۔ طبرانی و بیہقی نے ابن زمیل رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب کی تعبیر ارشاد فرمائی۔ اس کا آخری حصہ یہ ہے:

"و اما الناقة فھی الساعة علینا تقوم لا نبی بعدی ولا امة بعد امتی." (خصائص کبریٰ سیوطی ص ۱۶۸ ج ۲)

ترجمہ۔ "لیکن اونٹنی (جس کو تم نے مجھے اٹھاتے ہوئے دیکھا) پس وہ قیامت ہے وہ ہم پر قائم ہوگی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔"

۱۸۔ "عن ابی ذر رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ یا ابا ذر اول الانبیاء آدم و آخرھم محمد"

(کنز العمال ص ۴۸۰ ج ۱۱ حدیث نمبر ۳۲۲۶۹)

ترجمہ۔ "حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوذر! نبیوں میں سب سے پہلے نبی آدم ہیں اور سب سے آخری نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔"

باقی آئندہ

اور نگی ٹاؤن میں ایک مسلمان نوجوان پر قادیانی غنڈوں کا حملہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی طرف سے پرزور احتجاج، ملزموں کی گرفتاری کا مطالبہ

کراچی: اورنگی ٹاؤن کراچی تھانہ مومن آباد کے علاقے میں مبلغ قادیانیوں نے ایک مسلمان پٹھان نوجوان پر حملہ کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق قادیانی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وہاں تبلیغ کر رہے تھے کہ مسلمان نوجوان نے ان قادیانیوں کو منع کیا لیکن وہ تبلیغ سے رکنے کی بجائے اس نوجوان پر چل پڑے اور اس نوجوان کو زخمی کر دیا جس سے پورے علاقے میں کشیدگی پھیل گئی۔ پتھراؤ ہوا۔ ٹریفک معطل کر دی گئی۔ یوں گھنٹے تک یہ سلسلہ جاری رہا واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مولانا محمد انور فاروقی، مولانا فیض اللہ آزاد، مولانا محمد بخش، قاری حفیظ، پیر سید اکبر علی شاہ مولانا غلام مرتضیٰ رندوی، مولانا عبدالقادر حیدری موقعہ پر پہنچے اور بمشکل امن بحال کرایا۔ مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرادی ہے چھ قادیانیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بعد ازاں قادیانیوں نے بھی مسلمانوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی ہے چار مسلمان بھی گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد انور فاروقی کی زیر صدارت ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں اورنگی ٹاؤن سے مولانا فیض اللہ آزاد، الطاف حسین شاہ وغیرہ کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکنان مجلس نے شرکت کی اجلاس میں اورنگی ٹاؤن میں قادیانی شرانگیزیوں کا سختی سے نوٹس لیا گیا اور ایک نوجوان محمد افسر کو زدوکوب کرنے پر پرزور احتجاج کرنے کے علاوہ انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ تمام ملزموں کو فوراً گرفتار کیا جائے اور ان کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

سالانہ عالمی میلے میں شرکت کرنیوالے قادیانیوں پر پی آئی اے کی مہربانیاں

دو سو قادیانیوں کو کراچی لندن کے ٹکٹ رعایتی شرح پر دیئے گئے۔

کراچی ۹ جولائی (اسٹاف رپورٹر) پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے اس ہفتہ لندن میں منعقدہ قادیانیوں کی سالانہ کانفرنس میں برطانیہ شرکت کے لئے برطانیہ جانے والے تقریباً دو سو قادیانیوں کو خصوصی رعایتی شرح پر ٹکٹ جاری کئے۔ جب کہ اس کانفرنس میں قادیانی سربراہ اور دنیا کے مختلف حصوں کے قادیانی رہنماؤں نے پاکستان پر شدید حملے کئے پی آئی اے کے ذرائع نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اعلیٰ افسران کے حکم پر کراچی، لندن، کراچی ٹکٹ پر سفر کرنے والے تمام قادیانیوں کو ۲۰ فیصد رعایت دی گئی۔ یہ تمام ٹکٹ کراچی میں آئی اے ٹی اے (IATA) کے ایک ٹریول ایجنٹ نے جاری کئے جو خود بھی قادیانی ہے اور جسے پی آئی اے ہیڈ آفس کے ایک "قادیانی باس" کی بڑی سرپرستی حاصل ہے انکشاف کیا ہے کہ کراچی، لندن، کراچی سفر کرنے والے تمام پاکستانیوں کو ۱۷ ہزار ۷ سو روپیہ کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے جب کہ ان قادیانیوں نے صرف ۱۴ ہزار روپیہ ادا کیا۔ ادھر لندن میں پی آئی اے کے جنرل منیجر برائے یو۔ کے اور آئرلینڈ سلیم جہانگیر کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پاکستان کے ان قادیانی مندوبین کے آرام و سہولت کا پورا خیال رکھیں واضح رہے کہ پاکستان سے بیرون ملک تبلیغ کے لئے جانے والوں کو کبھی ایسی رعایت نہیں دی گئی۔

(جسارت کراچی ۱۰ جولائی ۱۹۹۰ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

راولپنڈی کا ماہانہ اجلاس

مولانا احسان دانش کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے ماہانہ اجلاس سے دو شرکت امیر حضرت مولانا احسان احمد دانش نے خطاب کیا جس میں ضلع بھر سے ختم نبوت کے کارکن شریک ہوئے شرکائے اجلاس سے حضرت مولانا احسان احمد دانش نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے علماء سے کئے گئے معاہدہ کی خلاف ورزی کر کے علماء کے تقدس کو مجروح کیا ہے اور قادیانیوں کے ساتھ ملی بھگت کا ثبوت دیا ہے انہوں نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ قادیانی گروہ کبھی بھی ملکی سالمیت کے حق میں نہیں رہا اور یہ گروہ پھر سے پاکستان اکھنڈ بھارت بن جانے کے خواب دیکھ رہا ہے جس پر قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر کی تقاریر کی کیسٹس بطور شہادت موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس امر کے واضح ہو جانے کے باوجود پاکستانی گورنمنٹ بالخصوص صوبہ پنجاب کی حکومت جو شب و روز اسلام کے نفاذ کی دعوے دار ہے ان عناصر اور اسلام دشمن یہودی طاغوتی طاقتوں کے ایجنٹوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے قائدین ختم نبوت سے معاہدہ کیا تھا کہ ایک ہفتہ تک قادیانیوں کی عبادت گاہ واقع مری روڈ سے احمدیہ لائبریری کی تختی جس پر لفظ صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہے جو کھلے عام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے اور مینارے جو شعائر اسلام سے مطابقت اور آئین پاکستان دفعہ ۲۹۸ سی کی کھلی توہین اور خلاف ورزی ہے، کو گرا دیئے جائیں گے۔ مگر تا حال اس سلسلہ میں کوئی کارروائی عمل میں نہیں آئی جس کی وجہ سے عوام الناس اور کارکنوں میں سخت اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر ضلعی انتظامیہ نے ان کے مطالبات منظور نہ کئے تو کارکنان ختم نبوت خود کارروائی کریں گے۔

قادیانی مبلغ کی درخواست ضمانت مسترد

ایڈیشنل سیشن جج چوہدری محمد رفیق گوندل نے بہاولپور کے قادیانی مبلغ رحمت اللہ کے خلاف سرکار کی جانب سے

اخبار ختم نبوت

دائر شدہ درخواست منسوخی ضمانت منظور کرتے ہوئے ملزم کو جیل بھیجنے کا حکم صادر کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق وہاڑی کے وکیل چوہدری مبارک علی نے انتظامیہ کو تحریری طور پر شکایت پیش کی کہ قادیانی مبلغ قادیانیت کی تبلیغ کر کے مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے جس پر پولیس تھانہ دانیوال وہاڑی نے مقدمہ درج کر کے ملزم کو گرفتار کر لیا اور جیل بھیج دیا۔ ملزم نے مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ وہاڑی مسٹر اسلم سے ضمانت منظور کروا کر رہائی حاصل کر لی۔ ملزم رحمت اللہ نے درخواست ضمانت کی سماعت کے دوران ایک متفرق درخواست اپنی صفائی کے موقف کے اظہار کے لئے گزاری۔ اس درخواست میں ایسے فقرات استعمال کئے گئے جس سے قادیانیت اور مرزائیت کی تبلیغ کا پہلو نکلتا ہے۔ فاضل عدالت نے قرار دیا کہ تبلیغ کا سلسلہ ملزم نے ضمانت پر رہا ہونے کے بعد بھی جاری رکھا اور اسلامی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قانون کی پابندی اور احترام نہیں کیا۔ ملزم نے دی گئی ضمانت کی رعایت کا غلط استعمال کیا اور واضح کیا کہ اگر کوئی شخص قرآنی آیات کا ترجمہ محض اپنے غلط عقیدے کو تقویت دینے اور اصل مفہوم سے ہٹ کر اپنے موقف کی تائید کے لئے استعمال کرتا ہے تو اللہ کے کلام کی توہین کے زمرے میں آتا ہے لہٰذا ملزم مزید رعایت کا مستحق نہیں اس لئے اس کی ضمانت منسوخ کی جاتی ہے۔

منڈی بہاؤالدین میں قادیانیوں کیخلاف مظاہرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین کی جانب سے قادیانیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ کالونی کلب منڈی بہاؤالدین میں بیرسٹر سلطان محمود چوہدری کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ کے موقع پر شاہ تاج شوگر ملز انتظامیہ کے قادیانی افسروں نے بطور مہمان شرکت کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے کالونی کلب جلسہ گاہ کے باہر گیٹ پر قادیانیوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا اور نعرے لگائے۔ جلسہ کے اختتام پر قادیانیوں نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا اس موقع پر بعض مسلمانوں نے کھانے کا بائیکاٹ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے احتجاج کے دوران مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو تقریب سے باہر نکالا جائے۔ احتجاجی مظاہرہ کی قیادت سیکرٹری جنرل ملک محمد یامین قادری، جاوید اقبال مغل، ملک سرفراز طاہر، حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ نے کی۔ ممتاز عالم دین ملک کے نامور خطیب پیر سید خضر حسین چشتی نے بھی دعوت استقبالیہ میں قادیانیوں کی شرکت کی مذمت کی اور کہا کہ بیرسٹر سلطان محمود نے اپنی تقریر میں صدر آزاد کشمیر سردار عبدالقیوم کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کئے جو کہ قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے استعمال کئے گئے۔ پیر صاحب نے کہا کہ بیرسٹر سلطان محمود حادثاتی طور پر صدر نامزد ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام اسلام کی سربلندی کے لئے مصروف عمل ہیں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا۔

قادیانی اخبار کو دو ماہ کی بجائے مستقل طور پر بند کیا جائے۔

تاکہ ہر دو ماہ بعد نیا آرڈر جاری نہ کرنا پڑے۔ ——— مولوی فقیر محمد۔

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے حکومت پنجاب اور ڈپٹی کمشنر جھنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت کا ترجمان روزنامہ الفضل ربوہ کو دو ماہ کی بجائے مستقل طور پر بند کر دیا جائے تاکہ ہر دو ماہ بعد نیا آرڈر جاری نہ کرنا پڑے انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس کی تحریک پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے تحفظ امن عامہ آرڈیننس مغربی پاکستان مجریہ ۱۹۶۰ء کی دفعہ نمبر ۹ کے تحت الفضل ربوہ کی اشاعت پر دو ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی ہے اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے روزنامہ الفضل ربوہ کے پبلشر کو ایک حکم جاری کیا ہے کہ ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ نذیر محمد عرف نسیم سیفی ولد عطا محمد قادیانی قوم راجپوت سکنہ دار الرحمت وسطی ربوہ کے خلاف ۱۹۸۹ء کے دوران زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان کے تحت گیارہ مقدمات درج کئے گئے اس حقیقت کے باوجود روزنامہ الفضل مسلسل شائع ہو رہا ہے جس میں قادیانی مذہب کے بارے میں مواد شائع ہو رہا ہے اور روزنامہ الفضل کی اشاعت کا مقصد قادیانی مذہب کا پرچار کرنا ہے جس کا مقصد جان بوجھ کر مسلمانوں کے مذہبی عقیدہ کو ٹھیس پہنچانے کے مترادف ہے یہ کہ الفضل کی اشاعت مسلمانوں اور عام طور پر عوام میں خوف و ہراس پھیلانے کے مترادف ہے یہ کہ الفضل کی اشاعت عوام کے تحفظ اور امن عامہ برقرار رکھنے کے منافی ہے اور اس پر فوری پابندی عائد کرنا ضروری ہے اس حکم کی نقول ہوم سیکرٹری پنجاب ڈائریکٹر تعلقات عامہ بریس قوانین برانچ لاہور کمشنر فیصل آباد ڈویژن۔ ڈی آئی جی پولیس فیصل آباد رینج اور ایس پی جھنگ کو برائے اطلاع اور ضروری کارروائی ارسال کی گئی ہیں یاد رہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کے آرڈر ۱۱ جون ۱۹۹۰ء بر ۲۰ جون ۹۰ء کو الفضل ربوہ کی انتظامیہ سے تعمیل کروا کر اخبار کی اشاعت بند کر دی جائے۔

گمراہ کن قادیانی رسائل بند کر کے ان کی تبلیغ پر

مکمل پابندی عائد کی جائے ——— خطیب ربوہ

ربوہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما خطیب ربوہ مولانا خدا بخش نے ایک بیان میں بتایا کہ قادیانی ربوہ میں مختلف گمراہ کن پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کرتے ہیں جن میں قرآن و حدیث کی غلط تفسیر و تشریح کر کے قرآن و حدیث کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ حال ہی میں ربوہ سے متعدد پمفلٹ مجلس خدام الاحمدیہ نے ضیاء الاسلام پریس سے شائع کیا ہے جس میں پانچ قرآنی آیات و احادیث لکھ کر ان کی غلط تشریح کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضور صلعم کے بعد بھی نبوت جاری ہے اور پانچ آیات لکھ کر یہ ثابت کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور مرزا [illegible]

مسیح موعود ہے مولانا خدا بخش نے حکومت پنجاب سے پرزور احتجاج کیا ہے کہ یہ گمراہ کن پمفلٹ خلاف قانون قرار دے کر اسے ضبط کیا جائے اور ضیاء الاسلام پریس کو سربمہر کیا جائے۔ نیز روزنامہ الفضل قادیانی اخبار کو مستقل بند کیا جائے۔ مولانا نے کہا کہ ربوہ میں جگہ جگہ کلمہ طیبہ اور قرآن و حدیث لکھی ہیں جن سے ان آیات کی توہین ہوتی ہے لہٰذا ربوہ میں قادیانیت آرڈیننس پر عمل در آمد کرایا جائے۔

فیصل آباد میں قادیانیوں کی خرمستیاں

مولوی فقیر محمد کا احتجاج

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ میاں نواز شریف وزیر آبپاشی سردار نصر اللہ خاں دریشک اور سیکرٹری آبپاشی پنجاب رانا خورشید احمد شاہ سے مطالبہ کیا ہے کہ کینال کالونی بی بلاک کے کارنر اور ٹی بی ہسپتال کے چوک کے ساتھ سرکاری اراضی پر ایک قادیانی کی دو دکانیں غیر قانونی طور پر تعمیر کرانے پر چیف انجینئر انہار ایس ای ویسٹ سرکل اور ایکسین حافظ آباد ڈویژن کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ڈی ٹائپ کالونی پل نہر کے ساتھ راجباہ ڈجکوٹ اور مل والا ڈسٹری بیوٹریز کے درمیان ایک غیر قانونی طور پر عبادت گاہ بنانے کی روک تھام نہ کرنے اور محکمہ انہار کی سرکاری اراضی کی حفاظت نہ کرنے پر متعلقہ افسران کو یہاں سے تبدیل کیا جائے انہوں نے کہا کہ ایک قادیانی ریکلیمیشن سپروائزر کوٹھی نمبر ای ۴ میں قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے اور غیر قانونی طور پر سرکاری کوٹھی میں قادیانیوں کو جمع کرتا ہے جبکہ اوورسیر ہیڈ کوارٹر نے کینال کالونی بلاک بی کے کونے پر قادیانی خلیل کا چائے کا کھوکھا پھر بعد ازاں محکمہ انہار کی سرکاری اراضی پر دکانیں بنا دیں اور ایک حجام کو بھی وہاں بٹھا رکھا ہے کالونی کے گرد دیوار کو توڑ دیا گیا ہے فٹ پاتھ پر گزر نہیں ہو سکتا۔ لنڈی باغ میں عورتوں کے آنے جانے میں رکاوٹ ہوتی ہے بدیں کے علاوہ کی ملی بھگت سے دو دکانیں بنائی گئی ہیں جن کو فوری ہٹایا جائے۔

بھکر میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر میں زیر صدارت ڈاکٹر دین محمد فریدی اجلاس منعقد ہوا جس میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ ختم نبوت یوتھ فورس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرپرستی میں ختم نبوت کے کاز پر ”علاقہ تھل“ میں اور خاص طور پر بھکر میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا اپنی جرات ایمانی سے محاسبہ کرے گی اور اس سلسلے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے عہدے داروں کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں سرپرست اعلیٰ دین محمد فریدی، سرپرست ماسٹر حسنین صدیق، صدر منور احمد نائب صدر اول افتخار احمد طیب دوم ابو بکر نشان، جنرل سیکرٹری محمد مختار عذری سیکرٹری نشر و اشاعت وڈپٹی سیکرٹری محمد سعید، جائنٹ سیکرٹری آفتاب احمد سالار ذوالفقار علی نائب ناظم مالیات اول الیاس انصاری ساقی ناظم مالیات دوم طارق محمود اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

ختم نبوت یوتھ فورس کا یہ اجلاس بھکر میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے نیز بادشاہ راحت صاحب کے ساتھ کی گئی زیادتی پر پرزور احتجاج کرتا ہے اور انتظامیہ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے ڈاکٹر ارشد قادیانی ایک سازشی ذہن آدمی ہے یہ بھکر میں

شیعہ سنی فسادات کرانے کے ساتھ ساتھ مجلس تحفظ ختم نبوت اور قطعی امن حسینہ کے درمیان بداعتمادی کی فضا پیدا کرنا چاہتا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قادیانی ڈاکٹر سمیت تمام قادیانی ملازمین کو تبدیل کیا جائے اور ہم پروفیسر راؤ فراست صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

بار ایسوسی ایشن ٹنڈو آدم اور سانگھڑ کی طرف سے بونسرا کے اشتہار کی مذمت

ٹنڈو آدم اور سانگھڑ بار ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ گذشتہ دنوں میں بار ایسوسی ایشن کے صدر مرزا اسلم بیگ کے دفتر میں، نیز سانگھڑ میں محمد شریف سموں کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں بونسرا گارمنٹ انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی کا جو اشتہار روزنامہ جنگ اور روزنامہ ڈان میں ۸ اور ۱۰ مارچ کو شائع ہوا تھا اس پر غور و خوض کیا گیا۔ اس اشتہار میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اسم گرامی کو گارمنٹ ڈیزائین کی پتلون کے مرکز پر چھاپا گیا تھا جو کہ نہایت بے حرمتی اور قابل اعتراض حرکت ہے اس پتلون کے نیچے اور جوتے پر بھی پاک نام کا ڈیزائن بنا ہے جو کہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ سراسر غلط ایسی کوشش کی گئی ہے کہ اس اشتہار کے ذریعے سے مسلمانان پاکستان کے جذبات کو خصوصاً اور تمام عالم کے مسلمانوں کے جذبات کو عموماً سخت ٹھیس پہنچائی ہے۔ اس صورتحال پر بہت سنجیدگی سے غور کیا گیا اور یہ بار ایسوسی ایشن متفقہ طور پر مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت پاکستان بونسرا گارمنٹ، پیرا گون کمپنی کے ڈیزائنرز اور متعلقہ اخبارات کے ذمہ داران کے خلاف سخت کارروائی کرے یہ ایسوسی ایشن مزید طے کرتی ہے کہ پاکستان کے مسلمان بونسرا گارمنٹ کی ہر قسم کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ بونسرا گارمنٹ کی طرف سے ۲ اپریل ۱۹۹۰ء کو اخبار میں معذرت شائع ہوئی ہے وہ ناقابل تشفی ہے بلکہ اس کے برعکس یہ جرم کا اقرار ہے کہ جو بے حرمتی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کے ساتھ برتی گئی اس کا کوئی مداوا نہیں ہے اور ایسی بے حرمتی کرنے والا اسلامی قوانین کے تحت سزائے موت کا مستوجب ہے۔ مزید یہ طے کیا جاتا ہے کہ جو مقدمہ تھانہ ٹنڈو آدم میں جرم نمبر ۴۰ دفعہ ۲۹۵ سی تعزیرات پاکستان کے تحت درج کیا گیا ہے اس کا چالان خصوصی عدالت میں جس میں مسلمان جج ہو، پیش کیا جائے۔ یہ بھی طے کیا جاتا ہے کہ اس قرارداد کی نقل پاکستان کی تمام بار ایسوسی ایشن اور اخبارات اور انتظامیہ کو بھیج دی جائیں۔

مکتوب جڑانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعدد یونٹوں کا قیام اور دفتر کا افتتاح

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شہر جڑانوالہ کی کارکردگی یونٹ نمبر ۱ سے

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا افتتاح نزد جامع امینیہ جڑانوالہ اور ۹ یونٹ مختلف چک میں قائم ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

یونٹ نمبر ۲، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۱۲۸ ر گ ب نزد تیزاب ملز۔

سرپرست رانا بشیر احمد صدر ملک سلطان افضل تابش والے، نائب صدر رانا فقیر حسین، جنرل سیکرٹری محمد بشیر احمد نائب سیکرٹری خلیل احمد انیکروک، خزانچی محمد اشرف کریانہ والے، انچارج شعبہ نشرواشاعت حافظ محمد طارق، پروپیگنڈہ سیکرٹری محمد سلیم جوہر، چک نمبر ۱۲۸ نزد تیزاب ملز والوں نے نئی دفتر کا افتتاح اپنے یونٹ نمبر ۲ میں کرلیا ہے۔

یونٹ نمبر ۳، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چک نمبر ۶۲ گ ب نزد اسٹیشن روڈ الائیڈ

سرپرست چوہدری محمد حسین صدر محمد اسحٰق ولد محمد ابراہیم جنرل سیکرٹری محمد اسحٰق ولد دین محمد، خزانچی محمد طاہر پروپیگنڈہ سیکرٹری غوث محمد نگران مولانا اللہ بخش امام خطیب چک ۶۸ گ ب۔

یونٹ نمبر ۴، منڈی ستیانہ روڈ

سرپرست حافظ محمد ولی، صدر مولانا عطاء اللہ صاحب خطیب کمی مسجد، نائب صدر جناب عبدالغفور، جنرل سیکرٹری محمد اسلم فیضی نائب جنرل سیکرٹری محمد اکرم ضیاء سن گل، خزانچی محمد اکرم تبسم پروپیگنڈہ سیکرٹری مولوی عبدالقیوم بیا چکی کارکردگی جناب نائب جنرل سیکرٹری محمد اکرم ضیاء سن گل صاحب کی ہے اور دیگر حضرات کی ہے۔ منڈی ستیانہ روڈ میں قادیانی شیزان کا بائیکاٹ ان دکانداروں نے مکمل کرلیا ہے جب کہ اس سے پہلے منڈی ستیانہ روڈ میں شیزان فریکوں کے حساب سے استعمال ہو رہی تھی۔

۱۔ ملک محمد جمیل فروٹ والے ۲۔ محمد گل ولد محمد طفیل گل کریانہ والے ۳۔ ماسٹر احمد علی و ماسٹر جہانگیر مشروبات والے ۴۔ ذوالفقار علی ولد بہادر خان سگریٹ فروش، ۵۔ محمد اسلم گل، ملک محمد اسلم فیضی دکاندار ۶۔ مولوی عبدالقیوم صاحب دکاندار۔ ۷۔ غلام رسول ہوٹل والے ۸۔ ذوالفقار علی ہوٹل والے

ان تمام دکانداروں نے غیرت ایمانی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے مرزائیوں کی مشروبات کے بائیکاٹ کے ساتھ ساتھ جمال سوپ صابن جو کہ مرزائیوں کا ہے بائیکاٹ کرانے کی ختم نبوت کے پروانے کوشش کر رہے ہیں تاکہ گستاخان رسولﷺ کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

یونٹ نمبر ۵، چک نمبر ۶۵ ر ۲، ب دانہ

سرپرست مولانا عبدالعزیز صدر عمر حیات، جنرل سیکرٹری شاہد علی ولد اسد اللہ، خزانچی محمد ظاہر ولد مولانا محمد سعید اللہ، پروپیگنڈہ سیکرٹری محمد یوسف ولد محمد بخش نگران مولانا عبدالرحیم نائب نگران اکبر علی۔

یونٹ نمبر ۶، چک نمبر ۶۵ ر گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔

سرپرست محمد حیات صدر محمد آصف حسین نائب صدر خادم حسین تبسم جنرل سیکرٹری محمد یوٹا، خزانچی محمد اقبال

پروپیگنڈہ سیکرٹری محمد سلیم نگران فقیر حسین۔

یونٹ نمبر ۵، چک ۲۰۲ ر گ ب واؤ انہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

سرپرست مولانا حکیم علی محمد امام خطیب صدر عبدالستار، نائب صدر فضل خان کھرل، جنرل سیکرٹری ذوالفقار علی کھرل نمبردار، خزانچی ماسٹر منظور احمد پروپیگنڈہ سیکرٹری چوہدری شیر احمد نگران ظہور احمد۔

یونٹ نمبر ۶ چک نمبر ۶۰ ر گ ب سمرانج

سرپرست حاجی عبدالعزیز نائب سرپرست مولانا عبدالغفور امام خطیب صدر تنویر احمد نائب صدر چوہدری علی محمد جنرل سیکرٹری یٰسین، سیکرٹری نشر و اشاعت نفیس احمد خزانچی عبدالمجید پروپیگنڈہ سیکرٹری شان الٰہی۔

یونٹ نمبر ۷ چک نمبر ۶۲ ر گ ب انور آباد

سرپرست مولانا دین محمد امام خطیب صدر ماسٹر محمد دین نائب صدر محمد قاسم قریشی، جنرل سیکرٹری محمد یونس ایڈووکیٹ خزانچی مولوی عبدالرشید حقانی، پروپیگنڈہ سیکرٹری محمد طیب کاشتکار نگران محمد یٰسین دکاندار۔

اس یونٹ کا یہ کارنامہ ہے کہ ان کی محنت سے چکوموڑ، دو چار چک اور چک نمبر ۶۲۸ انور آباد میں شیزان کا مکمل بائیکاٹ ہو گیا ہے اور یونٹ نمبر ۱ مجلس تحفظ ختم نبوت شہر جڑانوالہ نے ان تمام یونٹوں میں ختم نبوت کا لٹریچر ننکانہ اور فیصل آباد سے حاصل کرکے تقسیم کر دیا ہے شیزان بائیکاٹ مہم شروع ہے اور چابیوں کے چھلے بنوائے جن کے ایک طرف لکھا ہے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جڑانوالہ دوسری طرف لکھا ہے تینوں سے بچو۔ شیزان شیطان۔ قادیان۔

جڑانوالہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبارک اثرات

جڑانوالہ میں مولانا فقیر محمد صاحب سیکرٹری اطلاعات فیصل آباد اور بھائی جناب محمد متین خالد صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کی کوششوں کے نتیجہ میں شہر جڑانوالہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس کے بعد نزد جامعہ امینیہ منعقد ہوا جس میں یہ انتخاب ہوا۔

سرپرست حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد النوری میاں محمد صدر خواجہ امان اللہ، مالک کارخانہ بنف رمالک کریم مارکیٹ: نائب صدر مولانا محمد الیاس عابد مدرس جامعہ قادریہ انور آباد، جنرل سیکرٹری قاری نذیم احمد گیلانی محلہ، نائب جنرل سیکرٹری جناب عبدالقیوم رئیس انور آباد، خزانچی غلام رسول گوریجہ، خطیب کلاتھ ہاؤس انارکلی بازار جڑانوالہ نائب اول محمد نعیم پٹھان، محمد علی بی کالونی نائب دوم قاری نصر اللہ ناشا زود حجہ حفظ جامعہ بارونیہ، پروپیگنڈہ سیکرٹری محمد عبداللہ حسن، مالک افضل بک ڈپو، سیکرٹری نشر و اشاعت مولانا محمد یوسف صدیقی، نائب نشر و اشاعت عبدالمبین، محلہ اسماعیل آباد، نگران حضرت مولانا محمد جمیل اجمل قادری خلیفہ مجاز میاں محمد اجمل قادری صاحب لاہور استاذ و خطیب جامعہ امینیہ جڑانوالہ۔

بقیہ: واشنگٹن نامہ

اگر وقف کی مصلحت اور منفعت بالکلیہ ختم نہ ہوئی ہو لیکن اس میں کمی آ گئی ہو اور دوسری صورت اہل وقف کے لیے زیادہ نفع بخش اور بہتر ہے، تب بھی اس وقف کی بیع جائز نہیں، اس لئے کہ وقف میں اصل بیع کی حرمت ہی ہے لیکن وقف کی مصلحت کے لیے اور اس کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے ضرورت کے تحت بیع اس وقت جائز ہے جبکہ بیع کا مقصد بقائے تحصیل مقصود ہو۔ لیکن اگر موجودہ حالت میں وقف کی بیع کے بغیر بھی اس سے نفع اٹھانا ممکن ہو اگرچہ وہ نفع قلیل مقدار میں ہو، تو اس صورت میں مقصود وقف بالکلیہ ختم نہ ہونے کی وجہ سے اس وقف کی بیع جائز نہیں ہوگی۔

(المغنی لابن قدامہ ص ۲۲۰ ج ۶)

واللہ اعلم بالصواب

(جاری ہے)

بقیہ: اسلام امریکہ اور روس میں

مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام میں کشش مسلمانوں کے کردار کی وجہ سے نہیں، بلکہ صحیفہ ابدی کے لازوال معجزے کی وجہ سے ہے درتجمے لوگو! قرآن کی طرف منہ موڑ دو کہ یہی آخری ذریعہ نجات ہے پ ۲۹ المزمل ۲۰

بقیہ: توبہ و استغفار

سے جھٹکارا مل جائے گا اللہ تعالیٰ ہماری خطائیں معاف کرے امن و سکون اور راحت و عافیت کا دور دورہ فرمائے (آمین)

یاد رکھیے جو کل بڑے بڑے فرعون اور مغرور بنے بیٹھے تھے وہ آج منوں مٹی تلے دبے ہوئے ہیں اسی طرح آج جو عیاشی کر رہے ہیں بدکرداری کر رہے ہیں غنڈہ گردی اور بدمعاشی کر رہے ہیں۔ قتل و غارت گری کر رہے ہیں وہ کل نہیں ہوں گے۔ اس لئے ابھی کی وقت توبہ استغفار کرلیں۔

~ تیرا کرم بھی بے حساب میرے گناہ بھی بے شمار
اپنے کرم کی لاج رکھ مجھ کو نہ شرمسار کر

مرزا قادیانی — خوشامد کی انتہا

انگریزی غلامی اور اپنی نمک حلالی جتلانے کے لئے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ انگریز کی حکومت کو اپنے اولی الامر میں شامل کرلیں۔ اور دل کی سچائی سے خطبہ جمعہ میں ان کے احسانات کا تذکرہ شامل کریں تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۱۹ میں اپنے آپ کو انگریز کا خودکاشتہ پودا بیان کیا ہے۔ اپنے تمام مریدوں مع سرکاری ملازمین اور دینی تعلیم والے سب کے متعلق فرمایا۔ کہ یہ ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ ہے۔ روحانی ج ۱۲ ص ۳۴۹۔ یہ امن جو اس گورنمنٹ انگریزی کے زیرسایہ ہمیں حاصل ہے یہ امن مکہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں نہ قسطنطنیہ میں۔ روحانی ج ۱۵ ص ۱۵۶۔

اقبالؒ نے ۱۹۳۲ء میں کہا کہ مرزائیت یہودیت کا چربہ ہے۔ مرزائی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں کیا اب بھی ان کے انگریزی ایجنٹ ہونے میں کوئی کسر باقی رہ گئی ہے؟ مگر بے حیائی کا بھی اقوام سے خود کہا کہ کھلے کھلے دین کا منکر بے شرم اور بے حیا ہے۔ روحانی خزائن ص ۱۹۰

نوٹ:۔ انگریزی ایجنٹ کے ثبوت کے لئے تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصرہ دو مکمل رسالے ہیں۔ باقی کچھ نہ کچھ ہر کتاب میں یہ خرافات موجود ہیں۔

بقیہ : آپ کے مسائل

کر گناہ کرنا نہیں تھا بلکہ اولاد آدم سے انتقام لینا مقصود تھا اس لئے جمع غائب کی ضمیر میں ذکر کیں۔ چنانچہ آگے آیت نمبر ۲۷ میں اللہ تعالیٰ نے اس کی تصریح فرمادی کہ اے اولاد آدم شیطان تم کو نہ بہکا دے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا۔"

اس سے واضح ہے کہ شیطان کی انتقامی کارروائی اولاد آدم کے ساتھ ہے۔ اور اہبطوا میں جمع کا صیغہ لانے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے علاوہ شیطان بھی خطاب میں شامل ہے نیز تثنیہ کے لئے جمع کا صیغہ بھی عام طور سے شائع و ذائع ہے۔ اور یہاں یہ تطرحبھی خطاب جمع ہو سکتا ہے کہ آدم و حوا علیہما السلام کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی خطاب میں ملحوظ رکھا گیا ہو۔

س: ابتداء میں لبشر کا ذکر ہے اور ضمیر واحد غائب کی ہے لیکن جب ابلیس چیلنج دیتا ہے تو ضمائر جمع غائب تبدیل ہو جاتا ہے کیوں؟

ج: اوپر عرض کر چکا ہوں کہ شیطان کے انتقام کا اصل نشانہ اولاد آدم ہے اور شیطان کے اس چیلنج سے اولاد آدم ہی کو عبرت دلانا ہے

س: اگر حضرت آدم نبی تھے تو نبی سے خطا کیسے ہوگئی اور خطا بھی کیسی؟

ج: حضرت آدم علیہ السلام بلاشبہ نبی تھے خلیفۃ اللہ فی الارض تھے ان کے زمانہ میں انہی کے ذریعہ احکامات الٰہیہ نازل ہوتے تھے رہی ان کی خطا یا سہو اس کے بارے میں خود قرآن کریم میں آچکا ہے کہ "آدم بھول گئے" اور بھول چونکہ خاصہ بشریت ہے یہ نبوت و عصمت کے منافی نہیں آپ کو معلوم ہوگا کہ اگر روزہ دار بھول کر کھالے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

میت کا کھانا بیوہ اور ورثا پر ظلم

عبدالغفور بلوچ ——— کراچی

کوئی مرد عورت یا بچہ فوت ہو جائے، میت کو دفنانے کے بعد لوگ گھروں کی طرف لوٹتے ہیں تو ان کے لئے کھانا تیار کیا جاتا ہے یہ کھانا میت کو قبرستان لے جانے سے قبل یا چند لمحوں بعد تیار کیا جاتا ہے۔ اس دعوت کے اخراجات مرنے والے کے بھائی باپ یا شوہر اپنے جیب سے ہی برداشت کرتا ہے اس خرچ میں دوسرے رشتہ دار شریک نہیں ہوتے کھانے میں نہ کوئی چندہ یا عطیات جمع ہوتے ہیں۔ اس کھانے میں بریانی بنائی جاتی ہے جس میں گائے یا بکری کو ذبح کیا جاتا ہے جس کے اخراجات ہزاروں روپیہ ہوتے ہیں۔ اس کھانے میں مساکین نہیں ہوتے ہیں بلکہ یہ دعوت عام ہے کھانے کے بعد ایک شخص کھڑا ہو کر اعلان کرتا ہے کہ آپ لوگوں کو تیجہ (تیسرے روز) کی دعوت دی جاتی ہے۔

تیسرے روز یعنی تیجہ کو اسی مقام پر لوگ اکھٹے ہوتے ہیں چونکہ تیجہ میں کم لوگ ہوتے ہیں اسی طرح گائے، بکری اور سوجی وغیرہ کا حلوہ، روح افزا شربت مٹھائی وغیرہ کی دعوت کی جاتی ہے لیکن حلوہ مٹھائیاں، شربت تازہ پھل، خشک میوہ جات تھوڑے مقدار میں ہوتا ہے مولوی صاحب یا محلے کے مسجد کا پیش امام ظہر کی نماز کے بعد فاتحہ کر کے یعنی قرآن خوانی کے بعد ایک لنگر عام کی صورت میں حاضرین کو کھانا کھلایا جاتا ہے تیسرے روز کے اخراجات بھی پہلے روز کی طرح جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے مرنے والے کا باپ بھائی یا شوہر برداشت کرتا ہے اسی طرح چہلم میں بھی دعوت کی جاتی ہے پھر ایک سال کے بعد دعوت کی جاتی ہے۔ اگر مرنے والے کا باپ بھائی یا شوہر کے پاس اخراجات کے لئے پیسہ نہ ہو تو ادھار لے کر دعوت کا اہتمام ضرور کرتا ہے مرنے والا مر گیا لیکن برادری کو کھانے کی دعوت ضرور دیتا ہے اس مہنگائی کے دور میں قرض ادا کرنے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ ظلم تو یہ ہے کہ جو بیوہ ہونے کے بعد بھی قرض ادا کرے اگر گھر میں کچھ پونجی ہے تو وہ کھجور و جوان کا کر موچھوں کو تاؤ دے کر اپنے اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔ اگر کسی نے فوتگی پر کوئی دعوت نہیں کی تو برادری کے لوگ کہتے ہیں بھئی ظلم ہوا ایسا ہی لاوارثوں کی طرح دفنا دیا قبر میں مردے کا منہ مٹی سے بھر دیا۔

ج: کسی کے مرنے پر دعوت کرنا شرعاً ناجائز ہے دعوت خوشی پر ہوتی ہے نہ کہ غمی پر شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ جس گھر پر میت ہو جائے اہل محلہ و عزیز و اقارب اس گھر میں کھانا بھیجیں مگر یہاں میت والوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ لوگوں کی دعوتیں کریں۔ الغرض یہ لوگوں کی جاری کی ہوئی رسمیں ہیں ان کو دین کی بات سمجھنا گناہ ہے۔

س: ایک مسئلے نے میرے دماغ کو الجھا دیا ہے مسئلہ یہ ہے کہ کیا انبیاء، رسولوں اور پیغمبروں سے غلطی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ میرے ایک دوست کا کہنا ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات غلطی نہیں کر سکتی باقی سب غلطی کر سکتے ہیں خواہ وہ پیغمبر ہی کیوں نہ ہو میرے دوست کا کہنا ہے اگر نبیوں سے غلطی نہیں ہو سکتی تو پھر:

حضرت آدمؑ کو جنت کیوں چھوڑنی پڑی تھی؟

حضرت یونسؑ اتنا عرصہ مچھلی کے پیٹ میں کیوں رہے؟

حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود دیدار کرنا چاہا اور نہ کر سکے؟

مولانا صاحب ویسے میرا نظریہ یہ ہے کہ انبیاء تقاضائے بشریت اگر کرنا چاہیں تو بھی غلطی نہیں کر سکتے۔

ج: آپ اور آپ کے دوست شاید اپنی غلطیوں سے پاک صاف ہوگئے کہ نعوذ باللہ انبیاء کرام غلطی غلطیوں سے بحث کرنے لگے۔

انبیاء کرامؑ سے ایسی غلطی نہیں ہوئی جو گناہ کے درجے میں ہو البتہ ان کی اتنی بلند تر شان اور مرتبہ کے مطابق ان سے بھول چوک ہو جاتی ہے مگر ان کو اس خطا پر برقرار نہیں رہنے دیا جاتا بلکہ فوراً اس کی اصلاح کر دی جاتی ہے مگر کبھی کبھی ان کے عالی مرتبہ کے پیش نظر ان پر عتاب بھی ہو جاتا ہے بہرحال ان حضرات کو گناہوں سے معصوم سمجھنا اہل حق کا عقیدہ و ایمان ہے اور ان کی غلطیوں پر بحث کرنا بے وقوفی ہے۔

س: غیر مسلم کو سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ ہمارے آفس کے جمعدار کمرے میں صفائی کرنے کے لئے داخل ہوتے وقت سلام کرتے ہیں اور کمرے میں موجود کئی افراد جمعدار کے سلام کا جواب دیتے ہیں لیکن میں نہیں دیتا؟

ج: وعلیکم السلام کہہ دیا جائے۔

آخری نبی، آخری امت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا۔ جس نے اپنی قوم کو دجال کے خروج سے نہ ڈرایا ہو۔ مگر ان کے زمانے میں وہ نہ آیا۔ اب میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔ لامحالہ اب اس کو تمہارے اندر ہی نکلنا ہے (ابن ماجہ کتاب الفتن باب الدجال)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

کا نصب العین اور اغراض و مقاصد

- تبلیغ و اشاعتِ اسلام حدیث " مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِی " کی روشنی میں۔
- اِصلاحِ عقائد و اعمال صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ دینؒ کی نشاندہی کے مطابق ○ تربیتِ اخلاق
- بالخصوص تحفظ عقیدہ ختمِ نبوت جس کیلئے مندرجہ ذرائع اختیار کیئے گئے ہیں۔

(ا) مبلغین و داعیانِ اِسلام کا تقرر۔ (ب) شعبہ نشر و اشاعت (ج) دینی مدارس کا قیام اور انکی تنظیم۔ (د) تعلیمِ بالغاں (ر) تعلیمِ نسواں

الحمد للہ! اِس وقت پچاس سے زائد مبلغین اندرونِ ملک و بیرونِ ملک سرگرمِ عمل ہیں اور بیسیوں دینی مدارس قائم ہیں

شرائطِ رکنیت

ہر عاقل و بالغ شخص، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان شرائط کی پابندی کا اقرار کرے۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے اغراض و مقاصد، نصب العین اور طریق کار کو سمجھ لینے کے بعد اس بات کا اقرار کرے کہ مجلس کے دستور کے ساتھ پوری طرح متفق ہے اور اسکے مطابق جماعتی نظام کی پوری طرح پابندی کرنے کیلئے تیار ہے۔ (۲) وہ تمام ایسی رسومات و عادات سے اپنی زندگی کو پاک کرنے کی کوشش کریگا جو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہوں۔ (۳) وہ کسی ایسے ادارے یا جماعت کا رکن نہیں بنے گا جس کے عقائد و نظریات اور اصول و مقاصد عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے مقاصد اور طریقِ کار کے خلاف ہوں۔ (۴) وہ نیا سال شروع ہونے پر کم از کم ایک روپیہ مجلس کے بیت المال میں جمع کرائے گا۔ (۵) جو صاحب یکمشت یکصد روپیہ عنایت فرمائیں گے وہ تازیست عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے رکن متصور ہوں گے۔

رابطہ کیلئے: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون نمبر: ۴۰۹۷۸